Regd. S. No. 1411

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۲۹۴ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایس نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا روزنامہ

المصلح

فی پرچہ ۲

بدھ

۲۲ ذی الحجہ ۱۳۷۲ھ

ایڈیٹر: عبد القادر بی۔ اے

جلد ۶ ۔ ۲ تبوک ۱۳۳۲ ہش ۔ ۲ ستمبر ۱۹۵۳ء ۔ نمبر ۱۲۹

کشمیر کو ہندوستان میں مدغم کرنے کی تحریک نقصان دہ ہے

نئی دہلی یکم ستمبر۔ مقبوضہ کشمیر کے وزیر خزانہ گردھاری لعل ڈوگرہ نے ایک بیان میں کہا کہ کشمیر کو پورے طور پر ہندوستان میں مدغم کرنے کی تحریک سے بھارت اور کشمیر دونوں کو نقصان رہے گا۔ اس لئے کشمیر کے باشندے اس تحریک کی حمایت نہیں کر سکتے۔ آپ نے کہا کشمیر کے لوگ چاہتے ہیں کہ انہیں کسی ایسے ملک کی نگرانی میں اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا موقعہ دیا جائے۔ جو مکمل طور پر غیر جانبدار ہو۔

سلامتی کونسل میں پاکستانی نمائندے پر فرانس کا اعتراض

واشنگٹن یکم ستمبر۔ کل سلامتی کونسل کے اجلاس میں فرانس کے نمائندہ نے یہ اعتراض پیش کیا۔ کہ سلامتی کونسل کے اجلاس میں مراقش کا ایک باشندہ پاکستان کے نمائندے کے طور پر شرکت کر رہا ہے۔ پاکستانی مندوب مسٹر ہمدانی نے اس اعتراض کے جواب میں اقوام متحدہ کا ایک خط پیش کیا۔ جس میں اسے پاکستانی باشندہ تسلیم کیا گیا تھا۔ ڈاکٹر ہمدانی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان ایک آزاد ملک ہے۔ وہ کسی شخص کو اپنے ملک کا نمائندہ مقرر کرنے کا پورا اختیار رکھتا ہے۔

یونانی اور ویدک طریق علاج کے معیار کو بلند کر کے غربا کی خدمت کیجیے

ملک کے طبیبوں سے وزیر صحت کی اپیل

کراچی یکم ستمبر۔ ڈاکٹر اے ایم۔ مالک وزیر صحت نے پاکستان کے طبیبوں سے کہا ہے کہ وہ یونانی اور ویدک طریق علاج کے معیار کو بلند کرنے کی کوشش کریں۔ تاکہ ملک کے لاکھوں غریب افراد اس سے فائدہ حاصل کر سکیں۔ ڈاکٹر مالک نے یونانی اور ویدک کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ دیسی طریق علاج ہمارے مزاج اور ملکی حالات کے عین مطابق ہے۔ اس کے ارزاں ہونے کی وجہ سے غریب طبقہ اس سے بہت فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ افغانوں اور مغلوں کے زمانہ میں ہمارے ہاں اسی طریق علاج کا معیار اتنا بلند تھا کہ اسے ہم موجودہ انگریزی طریق علاج کے مقابلے میں پیش کر سکتے تھے۔ لیکن انگریزوں کے زمانے میں اس طریق علاج کو ترقی دینے کی انفرادی کوششوں کے باوجود اس کا معیار زیادہ بلند نہیں ہو سکا۔ اب آزادی ملنے کے بعد ہمارے ملک کے طبیبوں کا فرض ہے کہ وہ ملک کے عوام کی بھلائی کے پیش نظر میدان میں آئیں اور اس طریق علاج کے معیار کو بلند سے بلند کرنے کی کوشش کریں۔ آپ نے یقین دلایا کہ حکومت اس کام میں ان کی ہر طرح مدد کرے گی۔

مشرقی افریقہ میں قرآن مجید کے سواحیلی ترجمہ کو بیحد مقبولیت حاصل ہوئی ہے

دنیا کی متعدد زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم شائع کرنے کے انتظامات مکمل ہو گئے

کراچی ۲۸ اگست: احمدیہ پبلیکیشنز بیورو کے انچارج جناب عبد المنان صاحب عمر نے یو۔ پی۔ پی کے نامہ نگار کو ایک پریس ملاقات میں بتایا کہ جماعت احمدیہ کے انگریزی ترجمہ قرآن مجید کی طرح سواحیلی ترجمہ کو بھی بے حد مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔ سواحیلی زبان مشرقی افریقہ میں بولی جاتی ہے۔

آپ نے یہ بھی بتایا کہ ڈچ جرمن اور فرانسیسی زبانوں میں بھی قرآن مجید کے تراجم پایۂ تکمیل کو پہنچ چکے ہیں۔ جو ایک ماہ کے اندر اندر طبع ہو جائیں گے۔ اسی طرح پولش۔ اٹیلین سپینش اور گورمکھی زبانوں میں بھی ترجمے کا کام کافی حد تک مکمل ہو گیا ہے۔ علاوہ ازیں احمدیہ پبلیکیشنز بیورو کے زیر اہتمام قرآن مجید کا انڈونیشی بنگالی اور ہندی زبانوں میں ترجمہ کیا جا رہا ہے۔

آپ نے کہا ٹرینی داد میں تبلیغ اسلام کے نہایت خوشکن اثرات ظاہر ہونے کی توقع ہے۔ وہاں احمدیہ دار التبلیغ میں لوگ کثیر تعداد میں آ کر اسلامی تعلیمات سیکھنے اور اسلامی لٹریچر کا مطالعہ کرنے میں گہری دلچسپی کا اظہار کر رہے ہیں۔ نائیجیریا میں جہاں احمدیہ مشن کے زیر اہتمام متعدد سکول اور کالج قائم ہیں۔ عنقریب ایک اور کالج کھولا جا رہا ہے۔

(روزنامہ ٹائمز آف کراچی ۲۹ اگست ۱۹۵۳ء)

پاکستانی روئی کی برآمد میں معتدبہ اضافہ

لیکن قیمتیں نسبتاً زیادہ نہیں مل سکیں

کراچی یکم ستمبر۔ پاکستان نے اس سال جتنی مقدار میں روئی برآمد کی ہے۔ اتنی مقدار میں پہلے کبھی برآمد نہیں ہوئی۔ اس سال روئی کی ۱۴ لاکھ ۵۷ ہزار گانٹھیں برآمد کی گئی ہیں۔ جبکہ سنہ ۵۲-۵۱ء میں صرف ۱۱ لاکھ اور سنہ ۵۱-۵۰ء میں ۱۳ لاکھ ۲۷ ہزار گانٹھیں بیرونی ملکوں کو بھیجی گئی تھیں۔ اگرچہ برآمد میں معتدبہ اضافہ ہوا ہے لیکن بین الاقوامی مارکیٹ کی موجودہ صورت حال کے پیش نظر قیمتیں زیادہ نہیں مل سکی ہیں۔ اس سال کی برآمد شدہ ۱۴ لاکھ ۵۷ ہزار گانٹھوں کی قیمت ستر کروڑ روپے سے آگے نہیں بڑھی۔ حالانکہ سنہ ۵۱-۵۰ء میں ۱۳ لاکھ ۲۷ ہزار گانٹھوں کے عوض ۹۸ کروڑ ۴۷ لاکھ روپیہ موصول ہوا تھا۔ پاکستانی روئی کے خریداروں میں حسب سابق اس سال بھی جاپان ہی پیش پیش رہا۔ اس نے ۷ لاکھ گانٹھیں اٹھائیں۔ اسی طرح یورپ نے ۴ لاکھ اور برطانیہ نے ایک لاکھ ۵ ہزار گانٹھیں خریدیں۔ اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ پاکستانی مارکیٹ میں چین روس اور دوسرے کمیونسٹ ممالک کی دلچسپی کم ہوتی جا رہی ہے۔ سنہ ۵۱-۵۰ء میں کمیونسٹ چین نے روئی کی پیداوار کا ۳۰ فیصدی حصہ خریدا تھا۔ لیکن سنہ ۵۳-۵۲ء میں اس نے صرف ۲۶ ہزار گانٹھیں ہی اٹھائیں۔ قیمتوں کے اعتبار سے نیا سال بھی جو آج سے شروع ہو رہا ہے غالباً اچھا ثابت نہیں ہوگا۔ توقع کی جا رہی ہے۔ کہ سنہ ۵۴-۵۳ء میں برطانیہ بہت کافی مقدار میں پاکستانی روئی خریدے گا۔

شام میں عام انتخابات

دمشق یکم ستمبر۔ شام میں عام انتخابات کے لئے ۹ اکتوبر کی تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ وہاں پارلیمنٹ حکومت کا دوسری بار تختہ الٹنے کے بعد کرنل ادیب شیشکلی کے حکم سے دسمبر سنہ ۱۹۵۱ء میں توڑ دی گئی تھی۔ نئے انتخابی قوانین کے مطابق وہاں ہر ۵۰ ہزار افراد پر ایک نمائندہ منتخب کیا جائے گا۔ اس طرح نیا ایوان ۸۰ ممبران پر مشتمل ہوگا۔

یونانی جزائر کے تباہ حال لوگوں کے لئے امداد کی اپیل

کراچی یکم ستمبر۔ یونان کے تین جزیرے اتھاکا زنتے۔ اور سیفالونیہ حال ہی میں شدید زلزلوں کے باعث تباہ ہو گئے ہیں۔ شہر اور دیہات دیکھتے ہی دیکھتے پیوند زمین ہو گئے۔ شاہ یونان نے ان جزیروں کا دورہ کرنے کے بعد اہل یونان سے وہاں کے تباہ حال لوگوں کے لئے امداد کی اپیل کرتے ہوئے کہا ہے۔ ہم نے تباہی کا جو منظر وہاں دیکھا ہے۔ اسے بیان کرنا ناممکنات میں سے ہے۔ جو لوگ بچ رہے ہیں۔ ان کی حالت یہ ہے۔ کہ نہ سر چھپانے کو جگہ ہے۔ اور نہ تن ڈھانکنے کو کپڑا میسر ہے۔ انہیں فی الحال خیموں میں پناہ دی گئی ہے۔ ملبے کے نیچے سے لاشیں برابر نکالی جا رہی ہیں۔ کراچی میں مقیم یونانی باشندے اپنے تباہ حال ہموطنوں کی امداد کے لئے چندہ جمع کرنے کا انتظام کر رہے ہیں۔ چندے اور دوسرے عطیہ جات کراچی کے یونانی قونصل خانے کو براہ راست بھی بھیجے جا سکتے ہیں۔

بھارتی کوئلہ کی درآمد میں تخفیف

کلکتہ یکم ستمبر۔ خیال ہے کہ اس سال کے نصف آخر میں بھارتی کوئلے کی برآمد میں بہت کمی ہو جائے گی۔ ایک اطلاع کے مطابق اس سال تقریباً ۲ لاکھ ٹن کوئلہ کم برآمد ہوگا۔ جاپان کے متعلق توقع تھی۔ کہ وہ اس عرصہ میں ۳ لاکھ ۲۷ ہزار ٹن کوئلہ درآمد کرے گا۔ لیکن اس نے صرف ایک لاکھ ۳۰ ہزار ٹن کا آرڈر دیا ہے۔ اسی طرح مصر کے ساتھ ایک لاکھ ٹن کوئلے کی فراہمی کے بارے میں جو گفت و شنید ہو رہی تھی وہ ناکام رہی ہے۔ کیونکہ مصر نے اب امریکہ سے کوئلہ درآمد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

امریکی کوہ پیما بدھ کو لاہور پہنچ جائیں گے

راولپنڈی یکم ستمبر۔ قراقرم کی ناکام مہم کے ممبران موٹر کے ذریعہ بدھ کو راولپنڈی سے لاہور پہنچ رہے ہیں۔ وہ لاہور میں ایک روز قیام کرنے کے بعد دوسرے روز بذریعہ ہوائی جہاز کراچی روانہ ہو جائیں گے۔ کراچی میں وہ دو روز ٹھہرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس کے بعد وہ امریکہ روانہ ہوں گے۔ اور راستے میں غالباً دو روز کے لئے استنبول میں ٹھہریں گے۔ مہم کے برطانوی ممبر کیپٹن سٹریتھر کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ اپنے وطن جلدی واپس پہنچنا چاہتے ہیں۔ وہ شائد باقی پارٹی سے کچھ پہلے ہی روانہ ہو جائیں۔

حسین اعلیٰ کو بحال کر دیا گیا

تہران یکم ستمبر۔ ایران کے سابق وزیر دربار مسٹر حسین اعلیٰ جنہیں دو ماہ پہلے سبکدوش کر دیا گیا تھا۔ اپنے عہدے پر پھر بحال کر دیے گئے ہیں۔

عبد القادر پرنٹر و پبلشر نے انجمن پریس الائنس لولاڈ میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کیا۔

روزنامہ المصلح کراچی

مورخہ ۲ تبوک ۱۳۳۲ھ

عالمی امن کی صورت

برازیل کی آئین ساز اسمبلی کے ایوان اعلیٰ کے نمائندہ سینٹر فرانسسکو گوگوٹی نے ایم۔ آر اے کی عالمی اسمبلی کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ

"میں نے یہاں وہ روح محسوس کی ہے۔ جو سیاست میں دیانتداری پیدا کر سکتی ہے۔ جو اشتراکیت کا بدل ثابت ہو سکتی ہے۔ اور جو اشتراکیت کے مقابلہ میں روحانی قوت کو بروئے کار لا سکتی ہے۔

میں نے یہاں ایسا نظارہ دیکھا ہے۔ جس نے میرے دل میں میرے ایمان کو بیدار کر دیا ہے۔ میں نے عورتوں اور مردوں گورے کالے جوان بوڑھے اور ہر ایک مذہب کے پیرو کو دیکھا ہے۔ جنہوں نے ہمیں یہ دکھایا ہے کہ ایمان کی عظیم دنیا کیسے حاصل ہو سکتی ہے۔ سیاست میں کامل دیانتداری ناممکن ہے۔ اگر میں آج اپنے آپ کو بدلنے کا آغاز کر دوں۔ تو تمام اقوام کی سیاسی زندگی کو بدلنے کا آغاز ہو سکتا ہے۔ ایک انتظامی اور سیاسی آدمی ہونے کی حیثیت سے میں نے ہمیشہ مزدوروں کے مفاد کا خیال رکھا ہے۔ میرا یہ اعتقاد کبھی نہیں ہوا کہ مساوات ممکن ہے۔ یہاں میں نے وہ چیز دیکھی ہے۔ جو مختلف طبقات کے درمیان خلیج کو پاٹتی ہے۔ یہاں آنے سے پہلے کئی سال میں خوابیدہ انسان کی زندگی بسر کرتا رہا ہوں۔"

اسی جلسہ میں کیپٹن کنہا برازیل کی بحری فوج کے اسلحہ خانہ کے حاکم اعلیٰ نے بھی تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ

"اگر ہم دنیا کی از سر نو تعمیر کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں ان لوگوں کو آزادی دینی چاہیئے جنہیں ہم نے غلام بنایا ہوا ہے۔ ان لوگوں کو ان کی دولت واپس کرنی چاہیئے۔ جو ہم نے ان سے لی ہے۔ اور ان لوگوں کو محبت پیش کرنی چاہیئے۔ جن سے ہم نے نفرت کی ہے۔ اور سب سے بڑھ کر ہمیں اپنے آپ کو وہ اخلاقی معیار دینے چاہئیں۔ جن کو ہم نے اتنی مدت سے فراموش کر رکھا ہے۔"

ان دونوں تقریروں سے ثابت ہوتا ہے کہ مادہ پرست دنیا میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں۔ جو اپنی قوم اور نسل کی ان چیرہ دستیوں کو جو وہ کمزور اقوام کی لوٹ کھسوٹ میں روا رکھتے ہیں بری طرح محسوس کرتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ دنیا میں امن صرف تمام قوموں سے عدل و انصاف کے ساتھ پیش آنے سے ہی قائم ہو سکتا ہے۔

آج دنیا کو جس تباہی کا خطرہ لگا ہوا ہے۔ اس کی وجہ مغربی دنیا کی علمی سائنس میں ترقیاں نہیں ہیں۔ اور نہ وہ مادی طاقتیں ہیں۔ جو ان اقوام نے اسکے ذریعہ قابو کر لی ہیں۔ بلکہ اس کی وجہ وہ حرص و آز ہے۔ وہ اخلاقی اقدار کا فقدان ہے۔ جو یکطرفہ مادی ترقیوں میں انہماک کی وجہ سے ان اقوام کی فطرت ثانی بن چکا ہے۔

(۲)

امریکن جاگرفی سوسائٹی نے دنیا کی خوراکی حالت کے متعلق جو رپورٹ شائع کی ہے اس میں بتایا ہے کہ دنیا میں جتنی خوراک پیدا ہوتی ہے۔ وہ ہر ایک انسان کے استعمال کے لئے کافی ہے۔ اس کے باوجود دنیا کے بہت تھوڑے ملک ہیں۔ جہاں خوراک کی کمی محسوس نہیں ہوتی۔ دنیا کا دو تہائی حصہ ایسا ہے جہاں لوگ ضرورت سے بہت کم خوراک پر زندگی بسر کر رہے ہیں۔ یورپ میں صرف پرتگال۔ ہسپانیہ اور مشرقی جرمنی میں کافی خوراک نہیں ملتی۔ ایشیا میں صرف کشمیر۔ نیپال۔ تبت۔ سیام۔ کمبودیا اور فارموسا ایسی جگہیں ہیں۔ جہاں کافی خوراک مہیا ہوتی ہے۔ ان کے علاوہ آسٹریلیا۔ نیوزی لینڈ۔ سمالی لینڈ۔ افریقہ میں پرتگالی گنی۔ کینیڈا۔ ممالک متحدہ امریکہ۔ یوراگوئے پیراگوئے۔ اور ارجنٹائن ایسے ممالک ہیں جہاں کافی خوراک مہیا ہوتی ہے۔ ان کے علاوہ تمام باقی دنیا کمی خوراک کی شکار ہے۔

جاگرفی سوسائٹی کی رپورٹ میں جیسا کہ ہم نے اوپر بتایا گیا ہے۔ کہ دنیا میں جتنی خوراک پیدا ہوتی ہے وہ تمام دنیا کی ضروریات کے لئے مکتفی ہو سکتی ہے۔ مگر تقسیم صحیح نہیں ہوتی۔ اس لئے دنیا کے دو تہائی حصہ کو خوراک کافی نہیں مل رہی۔ ظاہر ہے کہ ایسے ملکوں میں جہاں خوراک سب کے استعمال کے لئے پوری دستیاب نہیں ہو رہی۔ اس کا زیادہ اثر غریب لوگوں پر ہونا لازمی ہے۔ جو اپنی پوری خوراک حاصل کرنے کے لئے دولتمندوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اور اس کا لازمی نتیجہ طبقاتی کشمکش کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ اور روس کے اشتراکی ایجنٹ اس سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔

لارڈ بائیڈ اور نے تحریک "کل عالم حکومت" کے جلسہ میں جو پچھلے دنوں کوپن ہیگن میں منعقد ہوا ہے۔ کہا ہے کہ اگر یہ مغربی اقوام اپنے فوجی بجٹ کا پانچ فیصدی حصہ بھی زراعت کی ترقی کے لئے خرچ کریں تو اتنا روپیہ مہیا ہو سکتا ہے۔ کہ جس سے خوراک کی پیداوار میں بیش بہا اضافہ ہو سکتا ہے۔

روس کو جانے دیجئے اگر امریکہ اور برطانیہ ہی اپنے فوجی بجٹ کا پانچ فیصدی اس امر کے لئے وقف کر دیں۔ کہ زیادہ سے زیادہ خوراک پیدا کی جائے۔ اور اس کی یکساں تقسیم کا خاطر خواہ انتظام کیا جائے۔ اور وہاں کافی خوراک پہونچائی جائے۔ جہاں خوراک کی کمی ہے۔ تو اشتراکی تجاوز کی بڑھتی ہوئی رو کو روکا جا سکتا ہے۔ اور کسی ایٹم بم کی دھمکی کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

اگر یہ قومیں واقعی دل سے دنیا میں امن کے قیام کی خواہاں ہیں۔ تو انہیں نہ صرف مسٹر بائیڈ اور کی نصیحت پر عمل کرنا چاہیئے۔ بلکہ انہیں کیپٹن کنہا کے الفاظ پر بھی غور کرنا چاہیئے۔ جو انہوں نے اپنی تقریر میں فرمائے ہیں۔ اور جو ہم اوپر نقل کر چکے ہیں یعنے

"اگر ہم دنیا کی از سر نو تعمیر کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں ان لوگوں کو آزادی دینی چاہیئے جنہیں ہم نے غلام بنایا ہوا ہے۔ ان لوگوں کو ان کی دولت واپس کرنی چاہیئے۔ جو ہم نے ان سے لوٹی ہے۔ اور ان لوگوں کو محبت پیش کرنی چاہیئے۔ جن سے ہم نے نفرت کی ہے۔ اور سب سے بڑھ کر ہمیں اپنے آپ کو وہ اخلاقی معیار دینے چاہئیں۔ جن کو ہم نے اتنی مدت سے فراموش کر رکھا ہے۔"

تربیت

کل تربیت و اصلاح کے عنوان سے انہی کالموں میں ہم نے احباب جماعت سے عرض کیا تھا کہ ہمیں زیادہ زور اپنے نفس کی اصلاح اور تربیت پر دینا چاہیئے۔ اور کوشش کرنی چاہیئے کہ ہمارا ہر فرد صحیح اسلامی تربیت سے بہرہ ور ہو جائے۔ اور اس حد تک اس کے اثرات اس سے ظاہر ہوں۔ کہ اگر کسی وقت اس کی زبان خاموش بھی ہو۔ تو اس کے اعمال اور افعال سے یہ ظاہر ہو۔ کہ یہ شخص واقعی اسلام کا پیرو ہے۔ ورنہ اگر منہ سے ہم اسلام اسلام کرتے رہیں۔ اور اس کا پیغام بھی لوگوں تک پہونچاتے رہیں۔ اور خود عملاً اس کا نمونہ نہ پیش کر سکیں تو یقیناً اس سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۳۰ ظہور کو جو تقریر جماعت احمدیہ کراچی کی دعوت میں ارشاد فرمائی تھی۔ اور جس کا خلاصہ المصلح کی گزشتہ اشاعت میں صفحہ اول پر شائع ہو چکا ہے۔ اس میں بھی حضور نے ہمیں اس طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ ہمیں محض نام کا مسلمان نہیں رہنا چاہیئے۔ بلکہ ہمیں عمل اور کردار کے اعتبار سے مسلمان کہلانا چاہیئے۔ حضور نے فرمایا۔

"محض نام کے اعتبار سے مسلمان کہلانا اپنے اندر کوئی فضیلت نہیں رکھتا فضیلت اس بات میں ہے۔ کہ ہم اپنے عمل اور اپنے کردار کے اعتبار سے مسلمان کہلائیں"۔

اسی کی مزید تشریح کرتے ہوئے حضور نے فرمایا:۔

یعنے خدائی احکامات کی کامل فرمانبرداری اور اطاعت کی روح ہمارے اندر اس طرح رچی ہوئی ہو۔ کہ اس کی مرضی اور منشاء کے خلاف ہم ایک قدم بھی نہ اٹھا سکیں"

حضور کے اس ارشاد کی تعمیل کے لئے یعنے عمل اور کردار کے اعتبار سے مسلمان کہلانے کے لئے لازمی ہے کہ ہم سب اس بات کا تہیہ کر لیں۔ اور عملاً سرگرم کار ہو جائیں کہ ہمارا ہر فرد صحیح اسلامی تربیت حاصل کر سکے۔ اور پھر اس تربیت کے نتیجہ میں عمل اور کردار بھی صادر ہو سکے۔ کیونکہ جب تک شروع سے تربیت نہ ہوگی۔ کسی سے عمل کی توقع رکھنا عبث ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے دراصل اسی بنیادی ضرورت کے لئے جماعت میں اطفال۔ خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کی مجالس قائم فرمائی ہیں۔ تا وہ باقاعدہ تنظیم کے ساتھ اپنے اپنے حلقہ میں جماعتی تربیت کے کام کو سرانجام دے سکیں۔ آج اس کی پہلے سے بہر حال زیادہ ضرورت ہے۔ اس لئے کہ جب تک ہم اپنی اولادوں کو اور نئے آنے والوں کو اور اپنے آپ کو اسلام اور احمدیت کے بنیادی مسائل اور احکامات سے آگاہ کر کے اپنے نفسوں میں عملاً انہیں جاری نہ کر دیں گے۔ قیام شریعت۔ اور احیائے دین کا مقصد نامکمل رہے گا۔ اور ہمارے اندر خدائی احکامات کی کامل فرمانبرداری اور اطاعت کی روح اس طرح نہیں رچ سکے گی۔ کہ ہم اس کی مرضی اور منشاء کے خلاف ایک قدم بھی نہ اٹھا سکیں۔ لیکن اگر خدا کے فضل سے ہمارا ہر فرد اسلامی رنگ میں رنگین ہو جائے۔ اور اسلامی تربیت کے سانچے میں ڈھل کر نام کا نہیں بلکہ عمل اور کردار کا مسلمان ہو جائے۔ تو پھر یقیناً وہ دن دور نہیں۔ جب ہماری زبانیں ہی نہیں بلکہ ہمارے خاموش وجود بھی اسلام میں آنے والوں کے لئے مقناطیسی کشش رکھنے والے ثابت ہوں گے

حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بنی نوع انسان پر بے نظیر احسانات

(۲)

(از ملک عزیز محمد صاحب)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبعوث ہونے سے پیشتر مختلف مذاہب والے صرف اپنے اپنے ہادیوں اور پیشواؤں کو سچا اور برگزیدہ مانتے تھے اور بس۔ ہر ایک مذہب والا دوسرے کے مذہب اور پیشواؤں کو جھوٹا جانتا تھا۔ لیکن حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آکر لوگوں کو اس خطرناک غلطی سے نکالا اور فرمایا۔ کہ پہلے سب مذاہب مختص القوم اور مختص الزمان تھے۔ اور اپنے اپنے وقت اور قوم کے لئے صحیح و درست تھے۔ اور نیز فرمایا۔ ان من امۃ الا خلا فیھا نذیر۔ کہ ہر قوم میں نذیر خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجا گیا۔ پھر خدا تعالےٰ کی طرف سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد ہوتا ہے:-

قل اٰمنا باللہ وما اوتی موسیٰ و عیسیٰ والنبیون من ربھم لانفرق بین احد منھم ونحن لہ مسلمون (سورہ آل عمران)

مذکورہ بالا آیات کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اعلان فرمایا۔ کہ ہر مذہب میں خوبیاں اور صداقتیں بھی موجود ہیں۔ ہر ایک قوم اور ملک میں خدا تعالےٰ کی طرف سے نبی اور رسول آتے رہے ہیں نہ صرف اس قدر بلکہ یہ بھی کہ ہم مسلمان پہلی سب کتابوں اور برگزیدہ رسولوں اور مہر شبیوں پر ایمان لاتے ہیں۔ حضور اکرمؐ نے یہ سچی اور پاک تعلیم دے کر کل زمانوں اور ملکوں کے رشیوں اور نبیوں اور ان کے پیروکاران پر احسان فرمایا۔ اور ہر خیال کے انسان اور مذہب کے ماننے والوں کو یگانگت اور اتحاد و اتفاق میں ایک دوسرے کے زیادہ قریب کردیا۔ اور جب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ صلح کامل اور پاک تعلیم دنیا کو دی۔ تب سے دنیا لگاتار اس کوشش میں مصروف ہے۔ کہ سب انبیاء اور رشی اوتار دنیا کے مشترکہ معزز اور برگزیدہ و قابل احترام وجود ہیں۔ اور اس زمانہ میں تو اس تحریک کو دنیا کے ہر گوشہ میں خاص قبولیت و عزت حاصل ہو رہی ہے۔ لہذا ہم فخریہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ یہ سب احسان اور کرم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم انسان تھے۔ حضور اس دار فانی میں قریباً تریسٹھ برس گذار کر رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔ اس زمانہ حیات میں حضور اقدس کئی حالات اور مراحل میں سے گذرے۔ اور انسانی زندگی کے تقریباً ہر ایک پہلو سے آپ کا گذر ہوا۔ اور تاریخ اس پر شاہد ہے۔ کہ حضور علیہ السلام ہر حال و مقام میں کامیاب و ثابت قدم اترے۔ ہر رنج و مصیبت کو حضور نے مردانہ وار برداشت کیا۔ اور نہایت درجہ صبر سے کام لیا۔ اور ہر خوشی اور فتح کے موقعہ پر بھی اپنی طبیعت کو قابو میں رکھا۔ اور تقوی اللہ کو مدنظر رکھا۔ اور کسی حالت میں بھی شان انسانی پر بٹہ نہ آنے دیا۔

حضور علیہ السلام یتیمی اور بے کسی اور مفلسی کے زمانوں سے بھی گذرے۔ مگر صبر اور استقلال کو ہاتھ سے نہ دیا۔ اور شکرانہ الٰہی سے زبان ہر دم تر رہی۔ اور جب اللہ تعالےٰ نے ملک عرب کی بادشاہت عطا فرمائی۔ تو توازن دماغ کو قائم رکھ کر صراط مستقیم پر گامزن رہے۔ اور اپنے کسی قول و فعل سے کسی قسم کی بد اخلاقی یا ظالمانہ سلوک کا مظاہرہ نہیں فرمایا۔ اور خالق اور مخلوق کے حقوق کی ادائگی میں کبھی کوتاہی نہیں فرمائی۔

ہر مصیبت کو جوانمرد انسان کی طرح برداشت کیا۔ حضور علیہ السلام ایک مرتبہ طائف تشریف لے گئے۔ وہاں جاکر اولاد آدم کو وعظ و نصیحت فرمائی۔ وہاں کے بدبخت لوگوں نے الٹا شرارت کی راہ اختیار کرکے حضور اقدس کے ساتھ نہایت بدسلوکی کی۔ اور حضورؐ پر پتھر برسا کر حضورؐ کے بدن کو لہو لہان کردیا۔ حضور اس حالت میں واپس مکہ کی طرف بھاگے۔ راستہ میں حضرت جبرئیل فرشتہ خداوند کریم سے حکم لیکر آئے۔ کہ اگر محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم چاہیں۔ تو طائف کی دو پہاڑیاں باشندگان طائف پر گرا کر ان کو تباہ کردیا جائے۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب میں وہ کچھ فرمایا۔ جو رحمۃ للعالمین کی شان کے لائق تھا۔ یعنی آپؐ نے فرمایا۔ اے جبرئیل! میں ان سرکش لوگوں کی تباہی نہیں چاہتا۔ میری دعا ہے۔ کہ خداوند کریم ان شریر سنگ دل لوگوں میں سے سعید فطرت آدمی پیدا کرے۔ اللہ اللہ! بنی نوع انسان سے کس قدر ہمدردی ہے۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

حضرت ابراہیم آپؐ کے فرزند ارجمند تھے۔ چھوٹی عمر میں وفات پاگئے۔ انسانی ہمدردی و جذبات سے متاثر ہوکر حضور آبدیدہ ہوگئے۔ کسی نے عرض کیا۔ یا حضرت۔ آپؐ رسول ہوکر گریہ کرتے ہیں۔ ارشاد ہوا کہ میں آخر بشر ہوں۔ پہلو میں دل اور دل میں درد رکھتا ہوں۔ اور یہ گریہ ایک فطری امر ہے۔ جس کو روک نہیں سکتا۔ اتفاق کی بات ہے۔ کہ حضورؐ کے اس فرزند کی وفات کے وقت سورج گرہن بھی ہوگیا۔ لوگوں نے مشہور کرنا چاہا۔ کہ حضرت اقدسؐ کے فرزند دلبند کی وفات کی وجہ سے سورج بھی مارے غم کے تاریک ہو رہا ہے۔ حضرت اقدسؐ نے جب سنا۔ فوراً تردید فرمائی۔ اور بیان فرمایا۔ کہ سورج گرہن وغیرہ یہ سب قوانین قدرت کے ماتحت وقوع پذیر ہوا کرتے ہیں۔ ان باتوں کو کسی انسان کی موت و حیات سے چاہے وہ کس قدر عظیم الشان کیوں نہ ہو۔ قطعاً کوئی تعلق نہیں۔

حضرت اقدسؐ اخلاق کریمہ کے حسن سے آفتاب عالمتاب کی طرح چمک رہے تھے۔ حضور اقدسؐ نے دعویٰ کیا۔ کہ بعثت لاتمم مکارم الاخلاق۔ یعنی میں اس لئے مبعوث کیا گیا ہوں۔ کہ اخلاق کریمہ کی تکمیل میرے ہاتھوں سے ہو۔ اور اللہ تعالےٰ نے بھی انک لعلیٰ خلق عظیم فرما کر حضرت اقدسؐ کے دعویٰ کی تصدیق فرمائی۔ زندگی کے ہر شعبہ میں حضور انورؐ کو کمال حاصل تھا۔ حضور اقدسؐ کی کمالات شماری کے لئے ایک دفتر چاہیئے۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس لئے بھی مبعوث کئے گئے تھے۔ کہ مخلوق الٰہی کے حقوق کی نگہداشت و احترام کیا جائے۔ ظاہر ہے کہ حضرت اقدس کی تشریف آوری سے قبل یہ بات میسر نہ تھی۔ دنیائے نساء تو کسمپرسی کی حالت میں بدترین زندگی بسر کر رہی تھی۔ تعلیم و تربیت کی اصلی روح مفقود ہونے کی وجہ سے سوسائٹی کی اخلاقی و روحانی حالت نہایت ردی تھی۔ لڑکیوں کو زندہ درگور کیا جاتا تھا۔ دائرہ قرابت و رشتہ داری میں کوئی احترام نہ تھا۔ اور نہ ان کے حقوق دینی و دنیاوی محفوظ تھے۔ انسان ایک دوسرے کو کھانے کو دوڑتا تھا۔ اور قوم قوم پر نسلی و خاندانی امتیاز کی بناء پر سالہا سال تک لڑائی جاری رکھتی تھی۔

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے۔ آپؐ نے آکر دنیا کو یہ سبق دیا۔ کہ سب انسان ایک دوسرے کے بھائی بھائی ہیں۔ انسانی فضیلت کا احساس انسان میں پیدا کیا۔ پھر بتلایا۔ کہ ماں باپ کی ہستی از حد واجب الاحترام ہے۔ اور پھر والدین کے دل میں اپنی اولاد کی عزت و محبت اکرموا اولادکم (یعنی اپنی اولاد کی تکریم کرو) کہہ کر بٹھادی۔ قریبی رشتہ داروں میں باہمی شادی کو منع فرمایا۔ اس سے پہلے دنیا میں یہ طریق عام جاری تھا۔ کہ لوگ اپنی ماں۔ بہنوں۔ ساسوں وغیرہ سے شادیاں کرتے تھے۔ وراثت کا طریق پہلے بہت ہی ردی تھا۔ حضرت اقدس نے کرم نوازی کرکے نسل انسانی کے لئے وراثت کا ضابطہ اس طریق پر تجویز و منظور فرمایا۔ کہ جس سے کسی حقدار رشتہ دار کی حق تلفی نہیں ہوسکتی۔ عورت بیچاری کی ہستی جو تحت الثریٰ تک پہنچی ہوئی تھی۔ اٹھا کر معراج پر پہنچادی۔ اور مردوں سے اس کو برابر کے حقوق دلوائے۔ عورتوں کو مساوات دلوائی۔ اور کار خیر کرنے اور بہشتی زندگی حاصل کرنے میں مرد عورت دونوں کو برابر کی تحریک و تلقین فرمائی۔ رشتہ داروں کو باہمی قطع رحمی کرنے سے منع فرمایا۔

آپؐ فرمایا کرتے تھے۔ کہ یتیموں اور غریبوں کی پرورش کرنا لازم ہے۔ مسکین کو کھانا کھلانا ضروری ہے۔ بیواؤں کے حقوق کی حفاظت فرض ہے۔ قرآن کریم میں کئی مقامات میں صراحت سے یہ تعلیم موجود ہے۔ اور حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس تعلیم پر پوری طرح عمل پیرا تھے وعدہ کا ایفاء انسان کا اخلاق فرض ہے۔ اور حضرت اقدس شُل دیگر باتوں کے ایفائے عہد پر شدت سے عمل کرتے تھے۔ اگرچہ تاریخ سے ثابت ہے۔ کہ حضرت کو بسا اوقات ایسا کرنے میں از حد نقصان پہنچا تھا۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر ایفائے عہد میں اس قدر کمال دکھلایا کہ کفار کے اصرار کرنے پر رسول اللہ کا لفظ اپنے ہاتھ میں قلم لے کر کاٹ ڈالا۔ یہودیوں نصاریٰ اور قریش کے ساتھ جو معاہدے کئے۔ انہیں آخری

تعلیم الاسلام کالج میں داخلہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد

"یورپ کے فلسفہ کی اس وقت اسلام کے ساتھ عظیم الشان جنگ ہو رہی ہے۔ اور اس فلسفہ کے ذریعہ لوگوں کے دلوں میں مختلف قسم کے شبہات پیدا کئے جاتے ہیں۔ کہیں مرنے کے بعد کی زندگی کے متعلق لوگوں کے دلوں میں شبہات پیدا کئے جاتے ہیں۔ غرض قسم قسم کے شبہات اور وساوس ہیں۔ جو لوگوں کے قلوب میں پیدا کرکے ان کو اسلام اور ایمان سے برگشتہ کیا جاتا ہے۔ اس زہر کے ازالہ کا بہترین طریق یہی ہے۔ کہ وہ کالج جس میں یورپ کا یہ فلسفہ پڑھایا جاتا ہے۔ اس کالج میں ایسے پروفیسر مقرر کئے جائیں جو دین کو سیکھنے اور اس پر غور کرنے والے ہوں۔ مگر ایسے مواقع (ہمارے کالج کے سوا) کسی کالج میں میسر نہیں آسکتے۔ بلکہ ہندوستان کیا ساری دنیا میں کوئی ایسا کالج نہیں۔ جہاں ان شبہات کے تدارک کا سامان ہو۔"

نوٹ:۔ فرسٹ ایر ایف۔ اے۔ ایف۔ ایس۔ سی۔ نان میڈیکل و میڈیکل۔ نیز تھرڈ ایر بی۔ اے بی۔ ایس۔ سی میں داخلہ ۸ ستمبر سے شروع ہوکر ۲۰ ستمبر تک جاری رہے گا۔ تھرڈ ایر میں ان مضامین کے علاوہ جن کی تعلیم کا انتظام ہے۔ ایسے مضامین بھی لئے جاسکتے ہیں۔ جن کی تعلیم کا انتظام یونیورسٹی میں ہے۔ تفاصیل کے لئے پراسپکٹس طلب کریں۔ (پرنسپل)

ولادت

برادر مکرم عبد الحکیم صاحب صدر حلقہ گنج مغل پورہ کو اللہ تعالےٰ نے مورخہ ۲۹/۸/۵۳ کو فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب کرام دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ بابرکت و باعمر کرے۔ اور خادم سلسلہ بنا کر والدین کے لئے قرۃ العین بنائے (خاکسار محمد عبد اللہ اعجاز)

لازمی چندوں کی ادائیگی کے متعلق ضروری اعلان

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے ہر فرد جماعت پر۔ بعض ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں ان میں سے ایک ذمہ داری یہ ہے کہ اپنی آمد کا خاص حصہ مرکز میں بھجواتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ایک بڑا طبقہ اپنی ذمہ داری کو بطریق احسن پورا کر رہا ہے۔ لیکن کئی دوست ایسے ہیں جو سستی دکھاتے ہیں۔ یا بعض بالکل ادا نہیں کرتے۔ جس سے قیاس کیا جاتا ہے کہ ایسے احباب جماعت کے ساتھ چلنے کو تیار نہیں کیونکہ جماعت کے ساتھ چلنے کے لئے جس قربانی کی ضرورت تھی: اس میں وہ حصہ نہیں لیتے۔ اور یہی وجہ ہے کہ بعض وقت نظارت بیت المال مجبور ہو کر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں سفارش کرواتی ہے۔ کہ فلاں فلاں صاحب جماعت کے ساتھ چلنے کو آمادہ نہیں۔ انہیں جماعت سے الگ کیا جائے۔ اور حضور عام طور پر ایسی سفارشات منظور بھی فرما لیتے ہیں۔ لیکن دانشمند دوست اس بات کو پسند نہیں کرتے ہوں گے۔ کہ وہ جماعت سے الگ ہوں۔ ایسی جماعت جس کے متعلق انہیں یقین ہو کہ اس وقت خدا تعالیٰ کی نصرت اور تائید اسی جماعت کے ساتھ ہے۔

اس اعلان کے ذریعہ جملہ عہدہ داران مال کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے افراد کا فی الفور جائزہ لیں۔ کہ ان کی جماعت کے کون کون سے دوست ایسے ہیں۔ جو چندوں کے بقایادار ہیں۔ ایسے دوستوں کی فہرست تیار کر کے مجلس عاملہ کا اجلاس بلوائیں۔ جو دوست نادہندہ یا بے شرح ہیں ان کا معاملہ . . . . اس میں رکھ کر ان کی اصلاح کا مناسب ذریعہ تجویز فرمائیں۔

حدیث میں آتا ہے کہ نیکی کی طرف توجہ دلانے والا ایسا ہی ہے جیسا کہ خود نیکی کرنے والا۔ اس لئے آپ کا یہ اقدام باعث برکت ہی ہو گا اس بارہ میں سکرٹری صاحب مال کی رپورٹ ماہ بماہ نظارت ہذا میں آنی لازمی ہو گی۔ جس میں ان کو یہ کوائف درج کرنے ہوں گے۔ کہ دوران ماہ میں کس قدر نادہندہ یا بے شرح دوستوں کی اصلاح ہو گئی۔ کس قدر نادہندہ یا بے شرح باقی رہ گئے۔

اس طرح اس اعلان کے ذریعہ ایسے افراد جماعت کی خدمت میں بھی التماس ہے جو ایسی جگہوں پر مقیم ہیں۔ جہاں کہ ہماری جماعت قائم نہیں اور وہ اپنا چندہ براہ راست مرکز میں ارسال فرماتے ہیں۔ کہ وہ اپنے چندوں میں باقاعدگی اختیار کریں۔ اور اپنا چندہ ہر ماہ کی بیس تاریخ تک مرکز میں ارسال فرما دیا کریں۔

نادہندہ احباب کے لئے قانون یہ ہے۔ کہ ان کو ہر ممکن ذریعہ سے ترغیب دی جائے کہ وہ اپنی اصلاح کر لیں۔ اگر وہ پوری شرح سے چندہ دینے سے واقعی مجبور ہوں تو اپنی معذوری بیان کر کے کم شرح سے چندہ دینے کی منظوری حاصل کریں۔ لیکن اگر باوجود ہر قسم کی کوشش کے وہ اپنی اصلاح کرنے کے لئے تیار نہ ہوں۔ تو ان کی رپورٹ نظارت امور عامہ میں کریں۔ اور نظارت بیت المال کو اس کی اطلاع دیں اس ضمن میں یہ امر واضح ہے کہ اس قسم کے نادہندوں کی رپورٹ کرنا عہدہ داران جماعت کا فرض ہے۔ اور اگر وہ اس میں کوتاہی کریں تو وہ ایسے افراد کے بجٹ کو پورا کرنے کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ میں اس اعلان کے ذریعہ عہدہ داران جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ نادہندگی کے مرض کو دور کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرنے کے لئے اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور اس کے مطابق عمل درآمد کریں۔ (ناظر بیت المال)

ضروری اعلان

سکرٹریان مال زکوٰۃ کی رقوم بھجواتے وقت براہ مہربانی پوری تفصیل بھی ساتھ ہی ارسال فرمایا کریں کہ رقم زکوٰۃ کس کس دوست کی طرف ہے۔ تاکہ ان کے حساب میں درج کر کے انہیں اطلاع دی جا سکے۔ تفصیل نہ آنے کی صورت میں صرف فرستندہ کے نام درج ہو جاتی ہے۔ جو درست نہیں ہے۔ امید ہے اس کی پابندی کی جائیگی

(ناظر بیت المال ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے والد بزرگوار چوہدری عبدالحی خان کاٹھ گڑھی ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر پندرہ روز بیمار رہ کر اپنے مولا حقیقی سے جا ملے ہیں۔

مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۷۵ سال کی تھی۔ آپ کو امانتاً ہڑپہ ضلع منٹگمری میں سپرد خاک کیا گیا۔ چونکہ ہڑپہ میں آپ اکیلے احمدی تھے۔ اس لئے آپ کے خاندان کے علاوہ اور کوئی احمدی دوست نماز جنازہ میں شامل نہیں ہو سکا۔

اس لئے احباب سے درخواست ہے۔ کہ مرحوم کی غائبانہ نماز جنازہ ادا فرمائیں۔

عبدالجلیل خان پوسٹل کلرک
لاہور۔ جی۔ پی۔ او۔

رضوان عبداللہ کی وفات پر تعزیتی قرارداد

السید رضوان عبداللہ السودانی کی المناک رحلت پر ہماری بزم "تعلیم البیان" کے اراکین کے قلوب خاص طور پر مغموم و محزون ہیں۔ کیونکہ آپ ہماری بزم کے "بانیوں" میں سے تھے۔ مرحوم کا وجود ہمارے لئے سراسر خیر و برکت کا حامل تھا۔ بزم کے لئے آپ کی سرگرم کوششیں بزم کی بنیاد کی حیثیت میں رہیں گی۔ اور آپ کی مساعی حسنہ ہمیشہ رشک کی نگاہ سے دیکھی جائیں گی۔ آپ کی اس بے وقت اور ایسی روح فرسا جدائی ہمارے لئے انتہائی رنج و غم کا باعث ہوئی ہے۔ ہم دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت فردوس میں بلند درجات عطا فرمائے۔ اور آپ کے والدین اور اقرباء کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین یا ارحم الراحمین۔

(ہم ہیں اراکین بزم تعلیم البیان جامعہ احمدیہ احمد نگر ربوہ)

تعلیم الاسلام کالج کے نتائج

تعلیم الاسلام کالج کے نتائج یونیورسٹی ایم اے ایم ایس سی کی ایک مزید قسط درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام طالب علم	ڈگری حاصل کردہ	مضمون	نمبر
۱	محمد رفیق	بی اے آنرز	اسٹرانومی	۲۴۲
۲	مبشر لطیف احمد	"	عربی	۲۴۶
۳	شیخ خورشید الاسلام	ایم اے پریو	سٹیٹسٹکس	۱۸۱
۴	ملک افتخار احمد	"	"	۱۳۶
۵	محمد منیر اختر	"	"	۱۷۰
۶	عبدالنعیم خان	ایم ایس سی پریو	بوٹنی	۲۵۵
۷	اصغر علی شاہ	ایم اے فائنل	اکنامکس	۳۲۴
۸	افتخار الدین	ایم اے فائنل	ہسٹری	۳۳۷
۹	منظور الٰہی	ایم اے پریو	پولیٹیکل سائنس	۱۴۵
۱۰	عنایت حسین چوہدری	"	"	۱۲۴
۱۱	عبدالرشید قریشی	"	اکنامکس	۱۲۸
۱۲	محمد شفیق سہگل	بی ایس سی آنرز	کیمسٹری	×

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور)

شرح چندہ انصار کے متعلق احباب جماعت کو اطلاع

ہر ایک انصار کو یہ چندہ ادا کرنا چاہیئے

بعض احباب کو شرح چندہ انصار کے متعلق کوئی علم نہیں۔ مرکز سے انہوں نے دریافت کیا ہے۔ ممکن ہے مقامی عہدہ داران انصار کی سستی یا غفلت کی وجہ سے بعض اراکین انصار سے چندہ ہی وصول نہ کیا جاتا ہو۔ جس کی وجہ سے وہ اس چندہ کی شرح سے بے خبر ہوں۔ یا ایسے احباب ہوں جو کسی جگہ پر منفرد طور پر رہتے ہوں۔ کسی جماعت اور اس کی مجلس انصار میں شامل نہ ہوں۔ ان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ چندہ انصار کی شرح نصف پائی فی روپیہ ہے۔ پس ایسے احباب جو زائد از چالیس سالہ عمر میں داخل ہو چکے ہیں۔ اور بلحاظ عمر انصار میں داخل ہیں۔ اور ان کا چندہ کسی مقامی مجلس انصار اللہ کے ذریعہ ادا نہیں ہو رہا۔ انہیں چاہیئے کہ اپنا اپنا چندہ انصار شرح نصف پائی فی روپیہ براہ راست بنام محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ بھیج کر بمد امانت مرکزیہ انصار اللہ داخل خزانہ کرواتے رہیں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی اطلاع دیں۔ کہ ان کے قریب تر کونسی جماعت ہے۔ تا انہیں اس جماعت کی مجلس انصار اللہ میں شامل کر دیا جائے۔ یا بصورت دیگر ان کا نام مرکز میں بطور افراد کے درج کر لیا جائے۔ بہر حال کوئی ایسا شخص جو زائد از چالیس سالہ عمر میں ہو تنظیم انصار سے باہر نہ رہنا چاہیئے۔

(قائد انصار اللہ مرکزیہ)

چندہ سالانہ اجتماع جلد تر وصول کر کے مرکز میں بھجوائیں

(معتمد خدام الاحمدیہ)

حضرت شیخ نیاز محمد صاحب مرحوم کے مختصر حالات زندگی!

(از ضیاء الدین احمد صاحب قریشی۔ ایڈووکیٹ ہائیکورٹ لاہور)

حضرت شیخ نیاز محمد صاحب کے والد کا نام میاں محمد بخش صاحب تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں جب قتل لیکھرام اور مقدمہ مارٹن کلارک کے واقعات پیش آئے۔ اس وقت میاں محمد بخش صاحب بٹالہ میں ڈپٹی انسپکٹر پولیس تھے۔ اور انہوں نے ان مقدمات میں سرکاری حیثیت سے کام کیا اس لحاظ سے میاں صاحب کے حالات سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تاریخ کا ایک حصہ ہیں۔ اور اُن کی اولاد سلسلہ احمدیہ کی صداقت کا زندہ ثبوت

حضرت شیخ نیاز محمد صاحب مرحوم ۱۸۸۶ء میں بمقام ایمن آباد ضلع گوجرانوالہ پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اے۔ ایل۔ او۔ ای ہائی سکول بٹالہ میں حاصل کی۔ میٹرک میں اوّل درجہ پر پاس ہوئے۔

۱۸۹۷ء میں لیکھرام کے قتل کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خانہ تلاشی شیخ صاحب کی موجودگی کا واقعہ ہے۔ ان دنوں میں شیخ صاحب بٹالہ میں تعلیم پاتے تھے۔ اور اپنے والد صاحب کے پاس تھانہ صدر بٹالہ کے اوپر والے مکان میں سکونت رکھتے تھے۔ جب کپتان لیمار چنڈ حضرت اقدس کے مکان کی تلاشی کے واسطے گئے ہیں۔ تو شیخ صاحب کے والد صاحب بھی اُن کے ہمراہ ڈیوٹی پر گئے تھے۔ اور ان کا رویہ مخالفانہ تھا۔ میاں صاحب کی وفات کے بعد شیخ صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر ۱۹۰۲ء میں بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گئے۔ اور اب میاں صاحب کے چاروں پوتے اور چاروں پوتیاں جماعت کے مخلصین میں شامل ہیں۔ بڑے پوتے کا نام غلام احمد ہے۔ اور وہ کرنل احمدی کے نام سے مشہور ہیں۔ اور آج کل اسسٹنٹ ڈائریکٹر میڈیکل سروس کے عہدہ جلیلہ پر قائم ہیں۔

مارٹن کلارک والے مقدمہ میں عبدالحمید کو شیخ صاحب کے والد صاحب ہی عیسائیوں کے قبضہ سے نکال کر لائے تھے۔ اور شیخ صاحب کی موجودگی میں پہلی مرتبہ اس نے اقرار کیا تھا۔ کہ جو بیان اُس نے حضرت مرزا صاحب کے خلاف دیا تھا وہ جھوٹا تھا۔ اور یہ کہ وہ یہ سچا بیان دینے کو تیار ہے کہ اس کو مرزا صاحب نے مارٹن کلارک کو قتل کرنے کے واسطے نہیں بھیجا۔ محترمی شیخ صاحب سے روایت ہے کہ بیعت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتاب البریہ کا ایک نسخہ بسی تحفہ کرکے شیخ صاحب کے والد صاحب کو دیا تھا۔

بعد ازاں جب عبدالحمید کے خلاف حلف دروغی کا مقدمہ قائم ہوا تو اس کی دار و گیر بھی شیخ صاحب کے والد صاحب کے سپرد ہوئی تھی۔ اور وہ عبدالحمید کو راولپنڈی میں سے گرفتار کر کے لائے تھے۔ اور ڈسٹرکٹ صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور کی عدالت سے اسے نو ماہ قید کی سزا ۱۸۹۹ء میں ہوئی تھی۔

سزائے قید بھگتنے کے بعد عبدالحمید پھر بٹالہ میں آیا تھا۔ اور شیخ صاحب کی موجودگی میں ہی شیخ صاحب کے والد صاحب نے اس سے دریافت کیا۔ کہ اس نے جھوٹ بھی بولا اور قید بھی ہوا۔ آخر اس سے اس کا دوبارہ میں کیا بنا۔ تو عبدالحمید نے جواب دیا۔ کہ اس نے عیسائیوں کے بہکانے پر ایسا بیان دیدیا تھا

محترمی شیخ صاحب نے خاکسار کو بتایا تھا۔ کہ دونوں مرزا امام الدین مرزا نظام الدین صاحبان اکثر اُن کے والد صاحب کے پاس تھانہ میں آیا کرتے تھے۔ اور حضرت مرزا صاحب کے خلاف باتیں کیا کرتے تھے۔

بٹالہ میں میٹرک پاس کرکے حضرت شیخ صاحب علی گڑھ میں ایف۔ اے میں داخل ہو گئے۔ وہاں تھوڑی دیر میں تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ کہ اُن کے والد صاحب سخت بیمار ہو گئے۔ اور ان کی شدید علالت کی وجہ سے تعلیم مکمل نہ کر سکے اور واپس گھر آ گئے۔ قبلہ شیخ صاحب کے والد صاحب کی بیماری کا واقعہ بھی قابل ذکر ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ محترمی شیخ صاحب سے روایت ہے کہ اُن کے والد صاحب کی بیماری اس طرح شروع ہوئی کہ قلم تراشتے ہوئے اُن کی انگلی میں چاقو سے ایک خفیف سا زخم ہو گیا تھا۔ اس زخم میں شدید جلن پیدا ہو گئی۔ حتیٰ کہ پیپ پڑ گئی بہت علاج کیا۔ ڈاکٹروں نے چیرا دیا مگر فائدہ نہ ہوا رات کو بوجہ شدت درد نیند نہ آتی تھی۔ اور جب درد زیادہ ہوتی تھی۔ تو کہا کرتے تھے "مرزا جیئو معاف کریں۔ مرزا جیئو معاف کریں"۔ یعنی مرزا صاحب مجھے معاف کریں۔ مرزا صاحب مجھے معاف کریں۔ آخر اسی تکلیف میں وفات پا گئے۔ اور بٹالہ میں دفن ہوئے۔

اپنی وفات سے پہلے میاں صاحب شیخ صاحب کو وصیت کر گئے تھے۔ کہ اُن کی وفات کے بعد جماعت احمدیہ میں شامل ہو جائیں۔ چنانچہ اُن کی وفات کے بعد شیخ صاحب ۱۹۰۲ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کرکے جماعت احمدیہ میں شامل ہو گئے۔ اور

میری اہلیہ صاحبہ جو کہ شیخ صاحب کی بڑی بیٹی ہیں۔ نے مجھے بتایا کہ شیخ صاحب نے شریعت کی پابندی کی۔ اور اپنے والد صاحب کے ترکہ کو شریعت محمدی کے مطابق تقسیم کیا۔ اور اپنے بھائیوں کے علاوہ اپنی والدہ صاحبہ اور بہنوں کو بھی حصہ دیا۔

شیخ صاحب کے والد صاحب نے دو گاؤں تحصیل حافظ آباد میں خرید کئے تھے۔ اور ان دونوں کے نام اپنے بیٹوں کے نام پر کوٹ نیاز محمد اور کوٹ عطا محمد رکھے تھے۔ ان دونوں گاؤں کے مال کے کاغذات خاکسار نے دیکھے تھے۔ ان کاغذات میں شیخ صاحب کے والد صاحب کی قومیت راجپوت بھٹی درج ہے۔ شیخ صاحب کے والد صاحب کی وفات کے بعد ان دونوں گاؤں کی نگرانی کرنے والا اور موقعہ پر رہ کر سنبھالنے والا کوئی نہ تھا۔ زمینداروں نے اکثر جھگڑے رہتے تھے۔ ان حالات میں شیخ صاحب نے دونوں گاؤں کو فروخت کر دیا۔ اور اپنے حصہ میں سے کثیر رقم منارۃ المسیح کی تعمیر میں دے دی۔

۱۹۱۰ء میں شیخ صاحب پولیس میں سب انسپکٹر بھرتی ہو گئے۔ سندھ گورنمنٹ نے پنجاب گورنمنٹ سے دو انسپکٹر مانگے تھے اس طرح شیخ صاحب کی سروس سندھ میں منتقل ہو گئی۔ سندھ جا کر پولیس ٹریننگ سکول ناسک میں بھجوائے گئے۔ وہاں نہایت اعلیٰ نمبر حاصل کئے۔ اور سارے سکول میں اول رہے۔ گورنمنٹ بمبئی نے دربار کیا۔ اور شیخ صاحب کو ایک جڑاؤ خنجر اور (بورڈ آف آنرز) ایک بڑا ٹائم پیس بطور انعام دیا۔ سندھ اُس زمانہ میں صوبہ بمبئی کا حصہ تھا۔

سندھ کی ملازمت میں شیخ صاحب اپنے فرائض کو نہایت قابلیت، محنت اور دیانتداری سے سرانجام دیتے رہے۔ ہمیشہ اپنی تنخواہ میں گذارہ کرتے رہے اور باوجود قلیل تنخواہ ہونے کے کبھی ناجائز آمدنی کے قریب نہیں گئے دشمنوں نے ۱۷ فوجداری مقدمات بنائے۔ مگر حضرت اقدس کی دعاؤں سے نہایت عزت سے ایک انگریز مجسٹریٹ کی عدالت سے بری کئے گئے۔

سندھ کی ملازمت میں نہایت قابل قدر قومی خدمات سرانجام دیتے رہے۔ احمدی دوستوں سے نہایت رواداری اور شفقت سے پیش آتے۔ اور مہمان نوازی کا بہترین نمونہ پیش کرتے۔ جماعت کے بیکاروں کا بوجھ اُٹھاتے۔ اور اکثر کو روزگار پر لگاتے۔

۱۹۳۱ء میں شیخ صاحب ملازمت سے ریٹائر ہو کر اپنے گھر قادیان واپس آ گئے ۱۹۴۷ء میں سخت خطرات کی موجودگی میں صحابہ کے کنبہ اور بعض صحابیوں کو اپنے ٹرکوں میں بٹھا کر لاہور تشریف لے آئے۔ اور اپنے وطن گوجرانوالہ میں رہائش اختیار کر لی۔ عرصہ ۱۲ سال سے عمر کی سخت تکلیف تھی۔ فالج کا حملہ بھی ہوا تھا۔ تقریباً دو ماہ ہوئے حضرت اقدس کے ایماء پر ربوہ تشریف لے گئے۔ وہاں دمہ کی بیماری زیادہ زور پکڑ گئی۔ مورخہ ۷ ماہ ظہور ۱۳۴۳ھش بروز جمعہ بیماری کا بہت سخت حملہ ہوا۔ اور اسی دن مغرب کے قریب اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے۔ اور اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اللہ تعالیٰ جنت میں درجات بلند کرے آمین

حضرت شیخ صاحب کی سیرت سے اکثر دوست واقف ہیں۔ شیخ صاحب نہایت نیک دل اور دانشمند انسان تھے جماعتی تحریکات میں ہمیشہ حصہ لیتے تھے۔ شدھی کی تحریک میں ملکانوں میں آگرہ کے علاقہ میں نہایت مفید کام کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان سے بہت محبت رکھتے تھے۔

حقوق اللہ اور حقوق العباد کا بہت خیال تھا۔ اپنے رشتہ داروں سے محبت رکھتے تھے۔ اور اُن کے حق میں ایک رحمت تھے کرنل احمدی اپنے بڑے بیٹے کو ولایت میں نہایت اعلیٰ تعلیم دلوائی۔ اور بیٹی فرخندہ صاحبہ کو بی۔ ٹی تک تعلیم دلوائی۔ چاروں بیٹوں کو اچھے اچھے عہدوں اور کاموں پر لگایا۔ قادیان میں ایک اچھا با موقعہ مکان بھی بنایا۔

دنیاوی لحاظ سے بھی شیخ صاحب نہایت زیرک اور معاملہ فہم انسان تھے۔ اور انتظامی قابلیت بھی بہت رکھتے تھے۔ مدت تک ستارہ ہوزری کے ڈائرکٹر رہے۔ غرضیکہ دینی و دنیاوی دونوں لحاظ سے شیخ صاحب ایک کامیاب زندگی بسر کر گئے ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جنت میں اُن کے درجات بلند کرے اور اُن کی اولاد کو بڑی بڑی برکتیں دے آمین۔

قابل توجہ احباب!

بعض احباب وصیت پر گواہی دیتے ہوئے یا تصدیق کرتے ہوئے اپنا نام ایسے رنگ میں لکھتے ہیں جو پڑھا نہیں جاتا۔ ایسے دستخطوں کا کوئی فائدہ نہیں۔ دستخط ایسے ہونے چاہئیں جس کو ہر شخص پڑھ سکے کہ یہ فلاں شخص کے دستخط ہیں جو لوگ بے پرواہی سے ایسے دستخط کرتے ہیں جو پڑھے نہیں جاتے۔ وہ ہمارے کام میں بجائے تعاون کے نقصان پہنچاتے ہیں کیونکہ ہمیں دوبارہ کاغذ بھیج کر معلوم کرنا پڑتا ہے کہ یہ کس شخص کے دستخط ہیں۔ امید ہے کہ آئندہ احباب اس کا خاص خیال رکھیں گے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

ولادت

برادرم محمود احمد صاحب انسٹرکٹر ایم۔ اے صابر صاحب سرینگر کشمیر کے ہاں ۲۶ ش کو پہلا فرزند تولد ہوا۔ اس کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔ نیز خاکسار کو ۲۸ ش کو خدا تعالیٰ نے پہلی لڑکی عطا فرمائی ہے۔ احباب نومولودہ کی درازی عمر اور خادمہ دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ (عبدالغفور ولد ملک محمد دین صاحب مرحوم ربوہ)

درخواست دعا

میرے والد ڈاکٹر عبدالغنی صاحب ایک عرصہ درد سے بیمار چلے آتے ہیں اور عرصہ ایک ماہ سے میو ہسپتال میں داخل ہیں۔ دو اپریشن ہو چکے ہیں تاحال مکمل صحت نہیں ہوئی احباب سے عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ ان کی مکمل صحت کے لئے دعا کریں۔

(ڈاکٹر عبدالغفور خان ولد ڈاکٹر عبدالغنی صاحب کڑک)

جماعت ماریشس اور تحریک جدید کا موجودہ سال

ماریشس کی جماعتوں سے تحریک جدید کے میزان سال رواں کے لئے 1140.25 روپیہ ہے۔ اور یہ رقم مبلغ انچارج کو دوستوں نے وعدہ کے ساتھ ہی ادا کردی ہے۔ اس میں سے 75/ 807 روپے مرکز میں داخل ہو چکے ہیں۔ بقیہ رقم بھی جلد آنے والی ہے جن دوستوں نے اپنا تحریک جدید کا چندہ ادا کردیا ہے۔ ان کی فہرست ذیل میں اس لئے دی جاتی ہے۔ وہ دوست جنہوں نے ابھی وعدہ نہیں کیا۔ وہ نہ صرف وعدہ اپنا مبلغ کو دے دیں۔ بلکہ کوشش کرکے اپنی موعودہ رقم بھی ادا کریں۔ اس لئے کہ تحریک جدید کا ایک ایک پیسہ بیرونی ممالک کی تبلیغ پر خرچ ہوتا ہے۔ اور وہ بھی حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایات اور حضور کے دستخطوں سے تحریک جدید کے خزانہ سے برآمد ہوتا ہے یہی طریق پہلے سال سے جاری اور ساری ہے اللہ تعالیٰ کی راہ میں تحریک جدید میں قربانی کرنے والوں کو یہ بھی معلوم رہنا چاہیئے کہ اس تحریک میں کم سے کم پانچ روپے پاکستانی سکہ میں دینے کی اجازت ہے۔ جو احباب پانچ روپے پاکستانی سکہ میں نہیں دے سکتے۔ ان کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت یہ ہے۔ کہ وہ دعا کے ذریعہ مدد کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تحریک کو کامیاب کردے تحریک جدید کی کامیابی کے لئے دعائیں کرنے والے بھی اسی طرح اللہ تعالیٰ کے حضور ثواب کے مستحق ہوں گے۔ جس طرح قربانی کرنے والے۔

بیرونی ممالک کے احباب کو یہ بھی بھولنا نہیں چاہیئے کہ جس طرح تحریک جدید کا چندہ مرکزی چندہ ہے۔ اسی طرح چندہ عام میں جو مرکزی حصہ حضور کا منظور فرمودہ ہے وہ بھی مرکزی حصہ ہے۔

اس وقت تک بیرونی ممالک کی جماعتوں سے جہاں بنک کھلے ہیں یا جہاں بنک نہیں سوائے بورنیو کی جماعت کے اور جماعتوں سے سال رواں کا چندہ بہت کم ادا ہونے کی اطلاع ہے۔ اس لئے بیرونی ممالک کی جماعتوں اور براہ راست وعدہ کرنے والے افراد کو خاص توجہ دے کر وصولی کرنی چاہیئے اور جہاں پر بنک ہیں وہ مرکزی حصہ اور چندہ تحریک جدید بنک میں داخل کرکے بنک رسید ارسال فرمائیں۔ جس ملک میں بنک نہیں وہ جس طریق سے مرکز میں ارسال فرماتے ہیں۔ اس کے مطابق ارسال فرمائیں۔

ماریشس کی فہرست حسب ذیل ہے۔

نام	رقم
احمد یداللہ صاحب بھنو	110 —
ماسٹر محمد عظیم صاحب	100.
محمد سلطان غوث صاحب پسر	
محمود " "	40
رشید " "	
حافظ بشیر الدین احمد عبید اللہ صاحب	
منیر الدین " پسر	
نصیر الدین " "	
وحید الدین " "	101
بشریٰ صدیقہ بنت	
حفیظ صاحبہ "	
امۃ الکریم صاحبہ "	
سبحان مزید وان	22.50
عبد اللطیف بخت صاحب	50.
عبد الرحمٰن عقلو صاحب	55
عبد الرحمٰن حسن علی فنکس	30
محمد تیجو صاحب	21-00
عبد الرحیم سوکیہ صاحب	20
محمد حنیف صاحب بھنو	60
اہلیہ صاحبہ عبد الرحیم بھنو	5.
اسماعیل خلائی	6.
احمد جواہر	20
داود یعقوب صاحب	6.
اہلیہ عبد الکریم بخش صاحب	5.
نصیرہ اہلیہ حافظ بشیر الدین مبلغ	20.
میمونہ اہلیہ عبد الرحمٰن عقلو	50.
اہلیہ صاحبہ نور الدین صاحب	20
حمید خلائی	10.
محمد سوکیہ	20.
احمد حسن	5.
ابراہیم امام دین	5.
عمر علی بخش	5.50
نور الدین صاحب بھگیلو	5.
قاسم تصدق حسین صاحب	20-00
سلیمان ایاز صاحب	5..
یعقوب ایاز صاحب	10.
ادریس جہانگیر صاحب	5.
رشید کھٹو صاحب معہ اہلیہ	10.
عبد الغفور سوکیہ معہ اہلیہ	10.
احمد سلطان غوث	5.
آدم جوہر صاحب	5.
یوسف صالح اچھا	3.
سلیمان حسین صاحب	2.50
امام دین حسن علی صاحب	7
عبد الوہاب صاحب	5-50
اسمٰعیل لطیف معہ اہلیہ صاحبہ	14.25
ابوبکر معداکس	5.50
۴ محمود رمضان صاحب مع تین بلانش، حسن رمضان۔ واحد رمضان۔ طالب رمضان، مبارک رمضان۔ داؤد رمضان۔ اہلیہ محمود رمضان خیر النساء۔ محمد رشید رمضان، نصر الدین رمضان۔ منظر احمد صاحب، سعیدہ رمضان	50.09
ابوبکر خان صاحب معہ اہلیہ صاحبہ	16.00
اہلیہ صاحبہ اکبر علی صاحب	6.00
اہلیہ صاحبہ احمد جواہر صاحب	5.25
اسحاق و اسماعیل	10.00
مجید لکھو صاحب	6 -00
یوسف بہاری معہ اہلیہ صاحبہ	10 -00
عیسیٰ تراب علی صاحب	5 -00
اہلیہ صاحبہ منان سوکیہ	5 -00
حسن سدھن	11 -00
عبد الرؤف سوکیہ	5 - 50
اہلیہ محمد تیجو صاحب	5 - 00
عبد المجید سوکیہ	5-00
عزیز محمد حسین صاحب	5.005
آدم اسم علی صاحب	5-00
عبد اللہ سدھن صاحب	5.50
محمود پیر بخش صاحب	5. 50
آمینہ بخت	5.00
زینب سوکیہ	5.00
عارف اچھا	6-00
سلیم عظیم صاحب	10-00
حیات علی صاحب	6 - 00
عمر رجب علی صاحب	11 - 00

ماریشس کی جماعتوں میں ابھی تحریک جدید اور مرکزی چندوں کی بہت گنجائش ہے۔ مبلغ انچارج اور کارکنان کو تعاون کے ساتھ کام کرتے ہوئے ثواب حاصل کرنا چاہیئے۔ (وکیل المال)

اقوال و افکار

"اپنی سیرت اور کردار کو ایک اسلامی جمہوریت کے شایان شان بنایئے۔ اور صوبائی عصبیت کو جو پاکستان کی وحدت اور سالمیت کی دشمن ہے۔ اپنے اندر سے دور کیجیئے"

(یوم پاکستان کے موقع پر ہز ایکسلنسی گورنر جنرل کی نشری تقریر)

"اگر ہم عظمت حاصل کرنا یا بحیثیت قوم زندہ رہنا چاہتے ہیں۔ تو ہمیں سب سے پہلے اپنی مملکت کے عظیم المرتبت بانی کی سیرت کو اپنے لئے مشعل راہ بنانا چاہیئے۔"

(قائد اعظم کے مولد کے افتتاح کے موقعہ پر ہز ایکسی لنسی گورنر جنرل کی تقریر)

"پاکستان کی طاقت عوام کے اتحاد میں مضمر ہے۔ ہم کو لازم ہے۔ کہ ہم ہر اس چیز کو ختم کردیں۔ جس سے پھوٹ پڑنے کا اندیشہ ہو۔"

یوم پاکستان کے موقعہ پر آنریبل مسٹر محمد علی وزیر اعظم پاکستان۔

"ہمارے ہوائی بیڑہ کی جسامت ابھی کچھ کم ہے۔ لیکن بنیاد صحیح طور پر رکھ دی گئی ہے۔ فضائیہ کو مضبوط اور پائیدار بنیادوں پر کھڑا کردیا گیا ہے"

(پاکستانی فضائیہ کے ہوائی مظاہرے کے موقعہ پر وزیر اعظم پاکستان کی تقریر)

"مسٹر محمد علی دنیا کے بڑے مدبرین میں سے ہیں اور اس وقت جبکہ ایشیا کا برصغیر مصائب کے دور سے گذر رہا ہے۔ اسے مستحکم بنانے میں ان کی کوششیں اہم ثابت ہوں گی۔"

(امریکی اخبار "نیوڈیزائٹ اینڈ ٹیلیگرام" کا تبصرہ مسئلہ کشمیر پر)

"مسٹر محمد علی میں ذرا بھی بناوٹ نہیں ..... وہ بے ساختگی اور خلوص رکھتے ہیں۔ اور یہ وہ اوصاف ہیں۔ جو امن و سچائی کے طلبگار کے لئے ضروری ہیں۔"

(دہلی میں وزرائے اعظم کی ملاقات پر امریکی اخبار "واشنگٹن پوسٹ" کا تبصرہ)

"پاکستان کے وجود سے دنیا کے مسلمانوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ پاکستان ہی ایک ایسی مملکت ہے۔ جس نے مذہب کی بنیاد پر ہندوستان سے علیحدہ رہ کر آزادی طلب کی اور اسلام کے اصولوں پر چلنے کی خواہش ظاہر کی۔"

(ہز ایکسی لنسی السید عبد الحمید الخطیب وزیر سعودی عرب متعینہ پاکستان کا نشری پیغام)

"پاکستان ایمان کی مدد سے جو اسکی رہنمائی کرتا اور اسے مشکلات اور دشواریوں کا مقابلہ کرنے کی قوت بخشتا ہے۔ برابر آگے بڑھ رہا ہے"

(ہز ایکسی لنسی مسٹر عبد الوہاب عزام بے سفیر مصر متعینہ پاکستان کی نشری تقریر یوم پاکستان کے موقعہ پر)

"اب ایران اور پاکستان کے تعلقات سیاسی حدود سے بلند ہوکر دوستانہ مخلصانہ اور برادرانہ سطح پر پہنچ چکے ہیں۔"

(ہز ایکسی لنسی مسٹر محسن مدحت سفیر ایران متعینہ پاکستان کا نشری پیغام یوم پاکستان پر)

"یہ مکان قوم کے نجات دہندہ کی یادگار ہے۔ لہذا لاکھوں آدمیوں کے دلوں میں ہمیشہ اس مکان کا احترام ایک بڑی متبرک زیارت گاہ کے طور پر رہے گا۔"

(آنریبل مسٹر اشتیاق حسین قریشی وزیر تعلیم کی تقریر وزیر منشی کے افتتاح کے موقعہ پر)

درخواست دعاء

خاکسار کا لڑکا بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

خاکسار عبد المجید انبالوی پنشنر خالصہ کالج لائل پور۔

کراچی سے ۴۱ ہزار مہاجرین کو ایک ماہ کے اندر ڈرگ بستی منتقل کیا جائیگا

ڈرگ سی روڈ کے نزدیک ملیر اور کورنگی میں مہاجر بستیاں آباد کرنے کی اسکیم

کراچی ۱۳ اگست: کراچی کے ایڈیشنل کمشنر آبادکاری نے بتایا ہے کہ کراچی شہر سے تقریباً ایک ماہ کے اندر ۴۱۰۰۰ مہاجرین کو ڈرگ گاؤں میں منتقل کر دیا جائے گا جہاں تیزی کے ساتھ مہاجروں کی ایک بستی آباد ہو رہی ہے۔ کراچی سے پانچسو مہاجر خاندان اس جگہ منتقل کر دیئے گئے ہیں یہ جگہ شہر سے ۹ میل دور واقع ہے طے یہ ہوا۔ کہ ایک مہینے کے اندر شہر سے ۸۳۰۰ خاندان منتقل کر دیئے جائیں۔ خان بہادر عبداللطیف نے بتایا کہ اس مہاجر بستی میں پنجاب، سندھ اور دوسری عام اشیا کی دو دو جن سے زائد دوکانیں اس وقت موجود ہیں اور آہستہ آہستہ ان میں اضافہ ہو رہا ہے۔ پانی کے ۴۲ نل ہیں۔ اور قریباً ٹنکی بردار پانی کے ٹرک ہیں نئے مہاجروں کو خیموں میں رکھا جاتا ہے۔ یہاں رہتے ہوئے وہ ایک روز میں اپنے عارضی مکان تعمیر کر لیتے ہیں انہیں پہلے دو وقت کا کھانا مفت دیا جاتا ہے۔ کنٹونمنٹ بورڈ کی مدد سے صفائی کے انتظامات کیے جا رہے ہیں بجلی کا بھی انتظام کیا جا رہا ہے پکی سڑکیں بنائی جا رہی ہیں کراچی سے مہاجروں کو بستی میں منتقل کرنے کے لئے روزانہ ۱۵ لاریوں سے کام لیا جا رہا ہے۔ ایک پرائمری اسکول قائم ہو گیا ہے دوسرا عنقریب کھل جائے گا پھر ایک پرائمری اسکول کو مڈل اسکول میں تبدیل کر دیا جائے گا امداد باہمی کی انجمن قائم کی جا رہی ہے۔ تاکہ لوگوں کو مکانات بنانے میں آسانی ہو۔ خان بہادر عبداللطیف نے بتایا۔ کہ دو گشتی شفاخانوں کے علاوہ ایک عارضی شفاخانہ قائم کر دیا گیا ہے جہاں مستند ڈاکٹر حکیم اور نرس کی خدمات حاصل ہیں۔ ایک عارضی تھانہ بھی قائم کر دیا گیا ہے۔ اس بستی میں جتنے لوگ سما سکتے ہیں ان کے منتقل ہونے کے بعد مہاجرین کو ملیر اور کورنگی کالونی کی مجوزہ بستیوں میں بھیجا جائے گا۔ محکمہ آبادکاری کا عملہ اپنا کام پورا کرنے کے لئے روزانہ تقریباً بارہ گھنٹے کام کر رہا ہے۔

گورنر جنرل جمعرات کو ایبٹ آباد جا رہے ہیں

کراچی ۱۳ اگست: معلوم ہوا ہے کہ گورنر جنرل پاکستان مسٹر غلام محمد جمعرات کو کراچی سے ایبٹ آباد پہنچ رہے ہیں۔ جہاں صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ سردار عبدالرشید خان ان کا استقبال کرنے کے لئے موجود ہوں گے۔

خیرپور کے سکول میں لازمی فوجی تربیت

خیرپور ۱۳ اگست: ریاست خیرپور کے وزیر اعلیٰ مرزا ممتاز حسن قزلباش نے یوم پاکستان کے موقع پر جو وعدہ کیا تھا اس کے مطابق انہوں نے ریاست کے سکولوں میں لازمی فوجی تربیت دینے کا ایک پروگرام مرتب کر لیا ہے۔ یہ فوجی تربیت پانچویں جماعت کے طلباء سے دسویں جماعت کے طلباء تک دی جائے گی۔ اسلحہ صرف ان طلباء کو دیا جائے گا۔ جن کی عمر ۱۶ سال ہو گی۔

کشمیر کا مسئلہ طے کرنے کیلئے بھارت میں استصواب رائے کرایا جائے

ناگپور ۱۳ اگست: راشٹریہ سیوک سنگھ نے آج سخت الفاظ میں پنڈت نہرو اور مسٹر محمد علی کے اس مشترکہ اعلان کی مذمت کی ہے جو کشمیر کے متعلق دہلی کی کانفرنس کے بعد جاری کیا گیا تھا۔ سنگھ نے دو روز کے جلسہ کے بعد ایک قرارداد منظور کی ہے جس میں کہا گیا ہے۔ کہ علی نہرو معاہدہ کی سخت مذمت کی جانی چاہیئے کیونکہ کشمیر قدیمی ثقافتی۔ اخلاقی اور آئینی اعتبار سے بھارت کا حصہ بن چکا ہے۔ سیوک سنگھ بھارت کی چوتھی فرقہ پرست جماعت ہے۔ جس نے علی نہرو معاہدہ کی مذمت کی ہے۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ بھارت سے اس کے کسی حصہ کی علیحدگی ایک ایسا مسئلہ ہے جس کا فیصلہ سارے بھارت کو کرنا چاہیئے۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ پاکستان کو بھارت کے داخلی معاملات میں مداخلت کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ قرارداد میں نہرو حکومت سے کہا گیا ہے کہ وہ کشمیر پالیسی پر عمل نہ کرے جو بعض استعمار پرست طاقتوں کے مخالفانہ عمل سے نہ گھبرائے۔ ایک اور قرارداد میں سیوک سنگھی والنٹیروں سے کہا گیا ہے کہ وہ ذبیحہ گاؤ کے [illegible]

میر غلام علی تالپور نے پروڈا کے مقدمہ میں صحت جرم سے انکار کر دیا

کراچی ۱۳ اگست: سندھ چیف کورٹ کے چیف جج مسٹر جسٹس کانسٹنٹائن اور مسٹر جسٹس محمد بچل پر مشتمل خاص عدالت کے سامنے آج سندھ کے سابق وزیر مال میر غلام علی تالپور کے خلاف پروڈا کے تحت مقدمہ کی سماعت پھر شروع ہوئی۔ میر غلام علی تالپور نے جن کے خلاف بد عنوانیوں۔ بد انتظامی اور خویش پروری کے ۱۴ الزامات عائد کئے گئے ہیں ارتکاب جرم سے انکار کیا۔ استغاثہ کے وکیل کی طرف سے عدالت میں ۱۴ گواہوں کی فہرست پیش کی گئی۔ اور ان کی طلبی کی تاریخیں مقرر کرائی گئیں۔ اس کے بعد مقدمہ کی سماعت ملتوی ہو گئی۔ میر غلام علی تالپور کی طرف سے مسٹر دیال مل اور حکومت کی طرف سے مسٹر حمزہ ایڈووکیٹ جنرل سندھ نے مقدمہ کی پیروی کی۔

[illegible]

گاڈون آسٹن پر خوفناک برفانی طوفان سے امریکی کوہ پیماؤں کا زبردست مقابلہ!

آرتھر گلکی کی لاش طوفان میں غائب ہو گئی۔ ناکام مہم کی مزید تفصیلات

راولپنڈی ۱۳ اگست: دنیا کی دوسری بلند ترین چوٹی ماؤنٹ گاڈون آسٹن کو سر کرنے کی ناکام کوشش کرنے والی امریکی جماعت کے لیڈر ڈاکٹر ہاؤسٹن نے انکشاف کیا ہے کہ ان کی جماعت کا ۲۷ سالہ ممبر آرتھر گلکی جو ماہر طبقات الارض تھا۔ انجماد خون یا گرنے سے ہلاک نہیں ہوا۔ بلکہ اسے غالباً ایک برفانی طوفان نے کہیں گرا دیا یہ حادثہ ۱۰ اگست کی صبح کو پیش آیا تھا۔ ان کی جماعت کو آرتھر گلکی کی لاش دستیاب نہیں ہوئی۔ ڈاکٹر ہاؤسٹن نے بتایا کہ گلکی کی رگوں میں انجماد خون کی وجہ سے وہ بالکل "اپاہج" ہو گیا تھا۔ اور چل نہیں سکتا تھا۔ ایک روز پہلے اس نے چلنے کی کوشش کی۔ مگر درد کی شدت سے وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ اسے اٹھا کر لے جانا ایک بہت بڑا مرحلہ تھا۔ باہمی مشورہ کے بعد یہ طے کیا گیا۔ کہ سونے کے تھیلے میں گلکی کو لٹا کر رسیوں سے باندھ دیا جائے اور ایک رسی کی مدد سے اسے پہاڑ کے نیچے کی طرف لٹکا دیا جائے۔ جب یہ ہو رہا تھا تو پوری جماعت کے ممبروں کے قدم اکھڑ گئے۔ اور سب پھسلتا ہوا ایک سو بیس فٹ تک نیچے گر گئے۔ خوش قسمتی سے پیٹر شننگ نے جو رسی کے آخری سرے پر تھا اپنی پوری قوت کے ساتھ رسی کو تھامے رکھا۔ اور ہم سب ایک خوفناک تباہی سے بچ گئے۔ اس حادثے میں تقریباً ہر شخص زخمی ہوا۔ مجھے سب سے زیادہ زخم آئے۔ اور میں بے ہوش ہو گیا۔ چنانچہ مجھے نیچے کے کیمپ میں لے جانے کے لئے میرے ساتھیوں نے مجھے کندھے پر اٹھا لیا۔ تین ممبروں کو اس حادثے میں زیادہ زخم نہیں آئے۔ ڈاکٹر ہاؤسٹن نے بتایا۔ کہ اب فوری مسئلہ یہ تھا کہ جو لوگ اس حادثہ میں نیچے گر گئے ہیں۔ ان کو کیسے بچایا جائے۔ آخر خود گلکی کی رضامندی سے یہ فیصلہ کیا گیا کہ گلکی کو برف کاٹنے کی کلہاڑیوں کے ساتھ باندھ کر کچھ دیر کے لئے ڈھلان پر چھوڑ دیا جائے۔

گاڈون آسٹن

اور گرنے والے ساتھیوں کو غاروں اور برفانی گڑھوں سے نکالا جائے۔ جب سب لوگوں کو نکالا جا چکا۔ تو کچھ لوگ پھر وہاں واپس گئے۔ جہاں گلکی کو کلہاڑیوں سے باندھ کر رکھا گیا تھا۔ یہاں پہنچ کر ہماری حیرانی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ کیونکہ وہاں تو نہ گلکی موجود تھا۔ اور نہ ہی کوئی اور چیز پڑی تھی۔ بہت عرصے تک اس کی تلاش کی گئی۔ مگر اس کا کچھ پتہ نہ چل سکا۔ اور نہ ہی اس کی کوئی ذاتی چیز مل سکی۔ غالباً وہ کسی برفانی تودے کے ساتھ بہہ گیا۔ ڈاکٹر ہاؤسٹن نے اس خیال کو غلط بتایا۔ کہ آرتھر گلکی نے شاید اس خیال سے۔ کہ وہ پوری جماعت کے لئے بوجھ بنا ہوا ہے۔ خودکشی کر لی ہو۔ ڈاکٹر ہاؤسٹن نے کہا کہ یہ ناممکن ہے۔ کیونکہ گلکی اس قسم کا آدمی نہیں تھا۔ ڈاکٹر ہاؤسٹن نے بتایا کہ جس وقت ان کی جماعت نیچے اتر رہی تھی۔ تو ایک خوفناک برفانی طوفان آیا ہوا تھا۔ ہم نے دنیا کے کسی حصہ میں اتنا خوفناک طوفان نہیں دیکھا۔ ہم نے اس تباہی کا جس طرح مقابلہ کیا ہے۔ اس پر یقین صرف اسی صورت میں کیا جا سکتا ہے۔ کہ اس تباہی کا تجربہ کیا جائے۔ اس طوفان کی وجہ سے چند گز سے آگے کچھ نظر نہیں آتا تھا۔ اور اس کی آواز اتنی شدید تھی کہ کچھ کہنے کے لئے دوسرے ساتھی کے کان کے قریب منہ لے جا کر ہمیں چیخنا پڑتا تھا۔ بلندی پر ہمارا ایک ٹینٹ تیز و تند ہوا کی وجہ سے پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ اس کی وجہ سے ہمیں ایک ٹینٹ میں تین تین آدمیوں کو رکھنا پڑا۔ اس میں بھی ہمیں بہت مشکل پیش آئی۔ کیونکہ جب ہم برف کو پگھلانے کے لئے اسٹوو جلاتے تھے تو ہوا کے تیز جھونکے آگ بجھا دیتے تھے۔ بلندی پر سردی اتنی تھی کہ ہم لوگ ہمہ وقت برداشت کرنے کے ناقابل ہو چکے تھے۔ ڈاکٹر ہاؤسٹن نے کہا کہ رابرٹ بیٹس نو کبر منجمد شمالی کے علاقہ میں بھی جا چکا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ اس نے

لوگوں کی نگاہ میں روحانی اور اخلاقی اقدار کی اہمیت دن بدن کم ہوتی جارہی ہے

ناجائز ذرائع سے روپیہ کمانے کی بڑھتی ہوئی وبا کے خلاف گورنر جنرل مسٹر غلام محمد کا انتباہ

کراچی ۳۱ر اگست۔ گورنر جنرل مسٹر غلام محمد نے مالیر میں گذشتہ شام "جامعہ تعلیم ملی" کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے زندگی کے تمام شعبوں میں اخلاقی اقدار کو اجاگر کرنے کی اہمیت پر زور دیا۔ اور ذاتی منفعت کی خاطر اخلاقی اقدار کو پس پشت ڈالنے کے بڑھتے ہوئے رجحان کی پرزور مذمت کی آپ نے فرمایا۔ ذاتی منفعت کے حصول میں جائز طریق کار اور جائز ذرائع کی پرواہ نہ کرنے کی وبا زندگی کے ہر شعبہ میں پھیلتی جارہی ہے۔ حتیٰ کہ تعلیم اور سرکاری ملازمتیں بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ لوگوں کی نگاہ میں روحانی اور اخلاقی اقدار کی اہمیت دن بدن کم ہوتی جارہی ہے۔ آپ نے خبردار کیا کہ قومی کردار کے اعتبار سے یہ صورت حال انتہائی خطرناک ہے۔ اس صورتِ حال کا مقابلہ کرنے کے لئے آپ نے تعلیمی نظام میں بنیادی تبدیلیاں کرنے پر زور دیا۔ اور امید ظاہر کی کہ جہاں تک پاکستان کے تعلیمی نظام کو نئے سانچوں میں ڈھالنے کا تعلق ہے یہ نیا ادارہ اہم خدمات بجالائے گا۔ اور اس طرح تعلیمی اعتبار سے ہماری موجودہ ضروریات کو پورا کرنے میں ممد ثابت ہوگا۔

مسٹر غلام محمد نے اس امر کا پھر اعادہ کیا۔ کہ پاکستان میں ملکی نظم ونسق اور سماجی تنظیم کو اسلامی اصولوں پر استوار کیا جائیگا۔ لیکن اس ضمن میں آپ نے واضح فرمایا۔ کہ اسلام ملاؤں کے اقتدار کا قائل نہیں ہے۔ اسلامی اصولوں کو سمجھنے کے لئے گہرے مطالعہ اور بصیرت کی ضرورت ہے۔

جوابی تقریر میں انہوں جامعہ ملیہ دہلی سے اپنے تعلق کا ذکر کیا۔ اور کہا۔ کہ میرے لڑکے نے بھی کچھ تعلیم جامعہ میں حاصل کی تھی میں نے گورنر جنرل ہاؤس میں جامعہ کے کھولنے پر لڑکوں لڑکیوں اور بوڑھے مردوعورتوں کے لئے اسکول کھولا ہے۔ اور میں جامعہ کے بچوں کو بلا کر یہ اسکول بھی دکھاؤں گا۔

نہرو کے لئے نوبل پرائز کی تجویز

پیرس ۳۱ر اگست: فرانسیسی خبر رساں ایجنسی نے بیگاؤں دسنہ چینی سے اطلاع دی ہے کہ ویٹ نام کے ایک ہفت روزہ اخبار نے یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ اس سال بھارت کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کو نوبل پرائز دیا جائے کیونکہ انہوں نے اپنی قابلیت اور غیر جانبدار پالیسی سے ایشیا میں امن قائم رکھنے کی زبردست کوشش کی ہے۔

کابینہ میں اختلاف کی افواہیں بے بنیاد ہیں گورنر جنرل کا اعلان

کراچی ۳۱ر اگست۔ آج گورنر جنرل مسٹر غلام محمد نے کراچی بار ایسوسی ایشن میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ پاکستانی کابینہ میں اختلافات کی افواہیں غلط ہیں۔ کشمیر کے مسئلہ پر کابینہ میں مکمل اتفاق ہے۔ اور اختلاف کی تمام افواہیں بے بنیاد ہیں۔ کشمیر کے مسئلہ پر کابینہ ایک چٹان کی طرح متحد ہے۔ لہذا اس میں کسی قسم کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔ میں یقین دلانا چاہتا ہوں۔ کہ کشمیر کی آزادی پر کوئی سودے بازی نہیں کی جائیگی۔ اور ہم کشمیریوں کو حق خود اختیاری دلائے بغیر چین سے نہ بیٹھیں گے۔ تاکہ وہ آزادانہ استصواب رائے کے ذریعہ اپنے مستقبل کا آپ فیصلہ کر سکیں۔ گورنر جنرل نے بار ایسوسی ایشن کے صدر کی تقریر کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ انہوں نے قطامیہ اور مقننہ میں بحث الشوری اتحاد کا الزام لگا کر بڑی جسارت کا ثبوت دیا ہے۔

بچوں کا سپاسنامہ سن کر گورنر جنرل کی آنکھوں میں آنسو آگئے

کراچی ۳۱ر اگست۔ گورنر جنرل پاکستان کو آج جامعہ تعلیم ملی کے طلباء کی طرف سے جو سپاسنامہ پیش کیا وہ اپنی نوعیت کے لحاظ سے بالکل نیا تھا۔ ایک طالب علم نے سپاسنامہ پڑھا۔ سپاسنامہ میں کہا گیا ہے۔ "ہم چاہتے تھے۔ کہ آپ دو ایک روز ہمارے ساتھ رہیں۔ اور ہمارے ساتھ کھیلیں۔ لیکن ہمیں معلوم ہوا ہے۔ کہ آپ ایسا نہ کرسکیں گے۔ کیونکہ آپ بڑے مصروف آدمی ہیں۔ اور آپ پر کام کا بڑا بار ہے۔ لیکن ہم بھی بہت کام کرتے ہیں۔ آپ کا دل تو چاہتا ہوگا۔ کہ آپ ہمارے ساتھ رہیں ہمیں معلوم ہے۔ کہ آپ ڈاکٹر ذاکر حسین کے استاد رہے ہیں جامعہ ملیہ دہلی سے آپ کے تعلقات کے متعلق سنکر ہمیں آپ اور بھی اچھے لگنے لگے ہیں۔ آپ نے مسلمانوں کی بہتری کے لئے کافی کام کیا۔ اور پھر مسلمانوں کے خزانے کے نگران بن کر بھی اچھا کام کیا۔ ہم چھوٹے بچے آپ کا چھوٹا سا استقبال کر رہے ہیں۔ لیکن ہمیں خوشی ہے۔ کہ آپ ہمت کرکے آگئے۔ اور پکی سڑکیں چھوڑ کر کچی سڑکوں سے گذر آئے۔ موٹر والوں کو ان کچی سڑکوں پر بڑے ہچکولے لگتے ہیں۔ ہم دعا کرتے ہیں۔ کہ ہمارا جامعہ جلد ترقی کرے۔ اور ہم ملک کے سچے خادم بن کر اس کی خدمت کریں۔ گورنر جنرل اس سپاسنامہ سے بڑے متاثر ہوئے اور ان کی آنکھیں پرنم ہوگئیں۔

گڈون آسٹن (بقیہ صفحہ ۷)

اس علاقے میں کبھی اتنا خوفناک طوفان نہیں دیکھا۔ سب سے عجیب بات یہ ہے کہ ایسا طوفان قراقرم کے علاقے میں آیا۔ کیونکہ یہ سمجھا جاتا ہے کہ قراقرم میں مون سون کا گذر نہیں ہوتا۔ انہوں نے کہا کہ ہماری جماعت نے ۲۶ ہزار فٹ کی بلندی پر جتنے دن گذارے ہیں۔ غالباً اس سے پہلے کسی اور کوہ پیما جماعت نے اتنے دن اتنی بلندی پر نہیں گذارے ڈاکٹر ہاؤسٹن نے کہا کہ ان کی اور ان کے دوسرے ساتھیوں کی ذاتی ڈائریاں تصویریں۔ فلمیں کیمرے۔ اور دوسری تمام چیزیں ضائع ہوچکی ہیں۔ آر لفر گلکی نے طبقات الارض کے متعلق اہم چیزیں اپنی نوٹ بک میں درج کی تھیں۔ مگر یہ کتاب بھی ضائع ہوچکی ہے۔

اگر مجھے معلوم ہوتا کہ میری تحقیقات ایٹم بم کا باعث ہوگی تو میں کام بند کردیتا

آئندہ ایٹمی طاقت کوئلہ بجلی اور تیل کی جگہ لے لیگی۔ پروفیسر ہان کا بیان

ہیلسنکی ۳۱ر اگست۔ وہ شخص جس کی تحقیقات نے ایٹم بم بنانے کی راہ ہموار کی ہے۔ اس نے کہا۔ کہ اگر میں یہ جانتا۔ کہ میری تحقیقات کا نتیجہ کیا برآمد ہوگا۔ تو میں اپنے تحقیقاتی کام کو بند کردیتا۔ یہ شخص جرمنی کے پروفیسر اوٹو ہان ہیں۔ پروفیسر موصوف نے مختلف کیمیائی اشیاء کے نظر نہ آنے والے باریک ترین ذرات پر تحقیقات شروع کی تھی۔ اور ہر نورہ کے مرکزی جوہر کے گرد تیزی سے گردش کرنے والے ذرات کی قوت کو قابل استعمال بنانے کے طریقہ کار کا انکشاف کیا تھا۔ اس پر انہیں ۱۹۴۴ء میں نوبل پرائز دیا گیا تھا۔ انہوں نے کل کہا۔ کہ ہماری کیمیائی تحقیقات کا اصل مقصد جوہری طاقت کو پرامن کاموں میں استعمال کرنا تھا۔ ہمیں یہ وہم وگمان بھی نہ تھا۔ کہ ہماری تحقیقات کا نتیجہ ایسے خطرناک اور تباہ کن ہتھیاروں کی صورت میں برآمد ہوگا۔ اگر ہمیں اس کا ذرا بھی گمان ہوتا۔ تو ہم اپنی تحقیقات کو چھوڑ دیتے۔ پروفیسر اوٹو ہان مغربی جرمنی میں ایک تحقیقاتی ادارہ کے صدر ہیں۔ وہ ہیلسنکی یونیورسٹی میں آئندہ منگل کو ایٹمی طاقت کے تعمیری استعمال کے متعلق تقریر کریں گے انہوں نے کہا۔ کہ وہ زمانہ دور نہیں ہے۔ جب ایٹمی طاقت تیل۔ کوئلہ اور بجلی کی جگہ استعمال ہونے لگیگی۔ لیکن اس راہ میں ابھی بہت سی مشکلات ہیں۔ ہم نے ابھی تک کوئی ایسا آلہ تیار نہیں کیا ہے۔ جو ایٹمی طاقت کی بے پناہ گرمی کا مقابلہ کرسکے۔ انہوں نے کہا۔ کہ چھوٹے ایٹمی مرکز بڑے شہروں کی بجلی کی ضرورت پوری کریں گے۔

مہاجرین میں امریکی گیہوں مفت تقسیم ہوگی

کراچی ۳۱ر اگست حکومت پاکستان نے ۱ لاکھ ۸ ہزار من امریکی گیہوں حکومت آزاد کشمیر کو دینے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ وہ اسے مہاجرین کشمیر میں مفت تقسیم کرسکے امریکہ کا دس ہزار من گیہوں حکومت پاکستان پہلے ہی مہاجرین کراچی میں مفت تقسیم کے لئے ریڈ کراس کو دے چکی ہے مرکزی حکومت نے صوبائی حکومتوں اور تسلیم شدہ پبلک اداروں سے بھی دریافت کیا ہے کہ مہاجرین کے لئے کس قدر گیہوں درکار ہے

شیخ عبداللہ کے خلاف رشوت کے الزام میں مقدمہ چلے گا۔

نئی دہلی ۳۱ر اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ مقبوضہ کشمیر کے سابق وزیر اعظم شیخ محمد عبداللہ کے خلاف مقدمہ چلایا جائے گا۔ بخشی غلام کی حکومت نے شیخ عبداللہ پر رشوت خوری اقربا پروری اور بدعنوانیوں کے الزامات لگائے ہیں۔ اس کا بھی امکان ہے کہ ان کے خلاف کئی اور الزامات بھی لگائے جائیں گے۔ ایک بھارتی خبر رساں ایجنسی نے خبر دی ہے کہ ان کے خلاف تحقیقات کا سلسلہ جاری ہے۔ ریاستی کابینہ میں اختلافات پیدا ہو جانے کی وجہ سے گذشتہ مہینے شیخ عبداللہ کو وزارت عظمٰی سے برطرف کرکے گرفتار کرلیا گیا تھا۔ اس گرفتاری کی وجہ اس وقت یہ بتائی گئی تھی۔ کہ شیخ عبداللہ ہند حکومت کی پالیسی کے خلاف چل رہے تھے۔ اور انہوں نے ایک غیر ملکی طاقت کے ساتھ ربط قائم کر رکھا تھا۔

مہاجر فنڈ کے لئے وزیر اعظم کی اپیل

گورنر جنرل کی طرف سے پانچ ہزار روپیہ کا عطیہ

کراچی ۳۱ر اگست وزیر اعظم نے غریب مہاجروں کے کوارٹروں کی تعمیر کے لئے چندے کی جو اپیل کی تھی۔ اس سے متاثر ہو کر صاحب موصوف کو حسب ذیل عطیات بھیجے گئے ہیں مسٹر غلام محمد گورنر جنرل پاکستان۔ پانچ ہزار۔ چودھری محمد ظفر اللہ خان وزیر امور خارجہ و دولت مشترکہ حکومت پاکستان چھ سو روپے۔ سردار بہادر خان وزیر مواصلات حکومت پاکستان چھ سو روپیہ۔ ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی وزیر تعلیم حکومت پاکستان چھ سو روپیہ۔ مسٹر ایم۔ اے انصاری چالیس روپے۔ حاجی محمد یونس ایڈیٹر اورینٹ چھ سو روپے۔ پاکستان کے مالکان جہاز کی انجمن چھ ہزار روپیہ۔ اے۔ ایچ اسماعیل منیجنگ ڈائرکٹر پان اسلامک اسٹیم شپ کمپنی لمیٹڈ ایک ہزار روپے

وزیر اعظم پاکستان پنڈت نہرو سے ملنے پھر دہلی جائیں گے

دس روز کے اندر ملاقات کا مطالبہ

نئی دہلی ۳۱ر اگست۔ پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو کے سامنے جلد ہی ایک ملاقات کرنے کی جو تجویز رکھی ہے۔ یہاں کے سرکاری مراکز میں اس پر کسی تعجب کا اظہار نہیں کیا گیا مسٹر محمد علی نے دہلی کانفرنس کے بعد دس روز کے اندر دوسری ملاقات پر زور دیا ہے باخبر حلقوں میں کہا جارہا ہے۔ کہ یہ ملاقات اگر ہوئی تو دہلی میں ہوگی۔ کیونکہ بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو اپنی مصروفیات کی وجہ سے دہلی نہیں چھوڑ سکیں گے اس لئے اگر اسی مہینے میں ہر دو وزرائے اعظم کے درمیان ملاقات طے پاگئی تو اس کے لئے مسٹر محمد علی وزیر اعظم پاکستان کو ایک بار پھر دہلی آنا پڑے گا۔